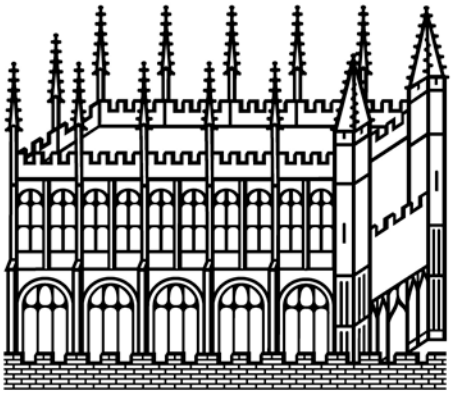


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

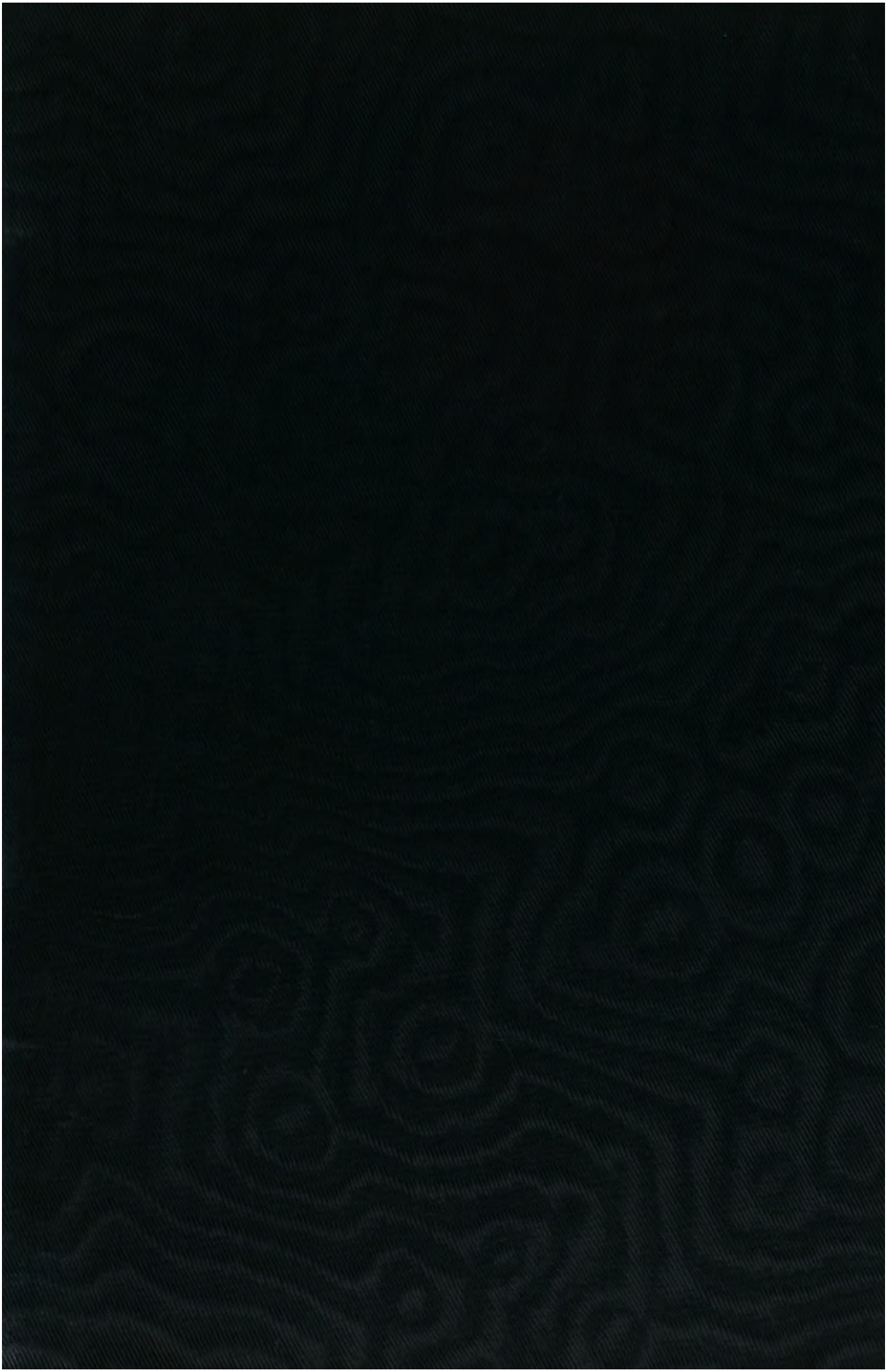
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

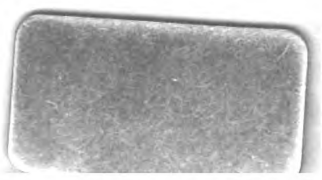
http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







1937

پر گیا اسلام مین جسکے خلل	جسکو ہو وہی شک اگر اسبات مین	دیکھ لی اور سکو صریح آیات مین
یعنے جونیکی سے کچھ مانع ہوا	اوسکو مالک نے بہلا کیا کیا کہا	جو کہے کوئی کہ مین حقدار ہون
یا کہ درجے مین بڑا سردار ہون	نے رضا میری اگر جاوی کہین	تجکو یہ جانا روا ہرگز نہین
اوسکو بس اتنا ہی تم کہدیجیو	زیادہ تر تفکر پر کچھ مت کیجیو	یعنے جسنے تمکو یون پیدا کیا
عقل و بینائی سے بہرہ دیا	اولاً حق ہی اوسی کا اے عزیز	جسنے یہ تمکو دیا عقل و تمیز
ہم اوسی پر جان و دل سے ہین فدا	گو مذاہب ہون ہزارون تمکو کیا	اے خدای دو جہان پروردگار
ہم گنہگارون کا بیڑا کر دے پار	از طفیل حضرت خیر البشر	خاتمہ بالخیر جاوین سب بشر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب نسخہ لاجواب در باب تمدید و تنبیہ مسلمانان اعنی حقیقۃ الصلوۃ و رسالہ بی نمازان کہ در حقیقت ترک نماز ایک ایسا گناہ کبیرہ ہے کہ اور کبائر اسکے آگے سبک و خفیف ہین اوسی الواقع اگر غور و فکر کیجاوی تو یہ رسالہ ایک پند سودمند اور باعث تحریص و ترغیب سب مسلمانون کے واسطے ہے پس بنظر ایسے فوائد کے صاحب جود و سخا مجمع حلم و حیا سرچشمہ فضل و احسان سرآمد تاجران جہان منشی نولکشور صاحب نے اپنے مطبع فیض منبع واقع کانپور مین بماہ اگست ۱۸۸۳ع سنہ طبع منصہ ظہور مین جلوہ گر کیا اور بتمام و زینت مالا کلام چھپوائی مسلمانون کو چاہیے کہ ایسی کتاب مفید کو ہاتھون ہاتھ لیجائین اور اوسکے مطالعہ سے بہرہ وافی حاصل کرین

فقط

بندگی خالص اوسیکی کیجیو
ہر طرح حق پر بہروسا کیجیو
غیر کو دل مین جگہ مت دیجیو

بانیازون سے نکیجو تم نیاز
ہے نیاز اوسکو جو ہے وہ بی نیاز
جز خدا کے سب کو سب ہین بانیاز

ہی اوسیکا وصف بیشک بی نیاز
اور بہی اک کام اب تم کیجیو
سات پیغمبر کا تم سب دیجیو

جو کیا حضرت نے وہ کریو ضرور
اوسمین ہرگز کیجیو مت کچھ قصور
پینے اونکی پیروی کرتے رہو

برخلاف اونکے کبہی کچھ مت کرو
کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ
جو قصور اوسمین کروگے تم کبہی

نام ہوویگا تمہارا بدعتی
بدعتی دوزخ مین جاوین گے ضرور
اوسمین ہرگز جانیو مت کچھ قصور

ای مسلمانون سمجہ لو تم ذرا
یہ سبہی حضرت نے ہے فرمایا
جو کرو حضرت کے فرمانی پہ کام

ہو تمہارا جنت الماوی مقام
دیکہیو حضرت کا کہنا کیجیو
دل اپنی رای کو مت دیجیو

جو دیا اپنے بناوٹ کو دخل
وہ کیا حضرت کی امت سے نکل
جب ہوا غیرونکی رسمونپر یقین

پہر کہان باقی رہا اسلام و دین
ای مسلمانون اوسی رستے چلو
قوم مین غیرونکی ہرگز مت پڑو

جو ملیگا غیر سے جاکر کہیں
اوسکو حضرت نے کہا ہم مین نہین
جو ہوا حضرت کی سنگت سے جدا

وہ ہوا مردود درگاہ خدا
سلک سے اوسکی الگ مت ہوجیو
پیروی ہر دم اوسیکی کیجیو

اونکا تم کہنا اوا کرنا سبہی
مال و جان عزت خدا کرنا ہے
جان و مال و آبرو کہونا یہان

جاہیو تم عزت ہر دو جہان
پیروی کا ذکر سن اب ای عزیز
تاکہ ہو اس امر مین تجکو یقین

یعنے ہو توحید پر اول مقیم
دوسری سنت پہ ہو پہر مستقیم
پہر علی الاعلان ہو اوسکا بیان

تا حقیقت اوسکی ہو سب پر عیان
یعنے سب احکام حق کہتا رہے
اوسمین جو سر پر پڑے سہتا رہے

خوب یہی اسلام مین شہرت کرے
گر نہ نکلے کام پہر عبرت کرے
یعنے گہر اپنی سے پہر جاوی نکل

گہر کے رہنے مین یہی ہے بد خلل
جسنے نیکی سے منع جب کیا
وہ بہلا اپنا کہان اوسدم رہا

وہ عزیز اپنا رہا کس طور سے
جو بعد مانع ہوا اس طور سے
یارو جو کوئی ہوا استاع غیر

ہو گیا وہ سخت تر غیر و لگا عیب
جسگہڑی مانع ہوا اوس کام سے
جو خدا کی راہ سے مانع ہوا

اوسکا پہر اسلام کیا باقی رہا
اوسکے کہنے پہ کرے کیونکر عمل

سب جمع ہوکر چلو اوسدم وہان — جو کوئی مسجد مین جب داخل ہوا — اوسپہ پہر الغام حق نازل ہوا

جسگھڑی ملکر چلو رب کے حضور — اوسگھڑی رحمت کری تم پر ظہور — اے مسلمانون چلو ملکر سبھی

دیکھیو تنہا نہ رہ جاؤ کبھی — وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ — ملکے جھکنے کا تو ہے حکم خدا

اوسنے ہے قرآن مین فرمادیا — جو جماعت سے ہوا تنہا کوئی — پہر کہو اوسکی کہان عزت رہی

لینے ہو طاقت جماعت کی جسے — جان کر اوسمین قصور اوسدم کرے — جسنے طاقت سے کیا اپنا قصور

اوسپہ ہو غصہ خدا کا بالضرور — جو نہ یہ اوسکا کرے کہنا ادا — کیون نہو اوسپر سدا غصہ خدا

جو کوئی اس بات کا منکر ہوا — وہ صریح آیات کا منکر ہوا — یارو اس انکار سے بچتے رہو

پیروی ابلیس کی تم مت کرو — وہ ہوا ملعون اس انکار سے — ہوگیا مردود اس دربار سے

جو جماعت کا کوئی منکر ہوا — اوسکا سب کرنا اکارت ہوگیا — دیکھیو منکر نہ اسکے ہو جیو

ہر جگہ مالک کا کہنا کیجیو — ہے خدا راضی جماعت سے ضرور — اوسکی کوشش مین نہ کیجو تم قصور

آگے اب اسکے فضیلت کا بیان — ہے کلام اللہ حدیثون مین عیان — جسکی مالک خود فضیلت کہہ چکا

اور کے کہنے کو کیا باقی رہا — سن چکے تم سر جھکا نیکا پیام — اس سے زیادہ تر ہی اب اک اور کام

یعنے اس سر کو جھکا کر پھر کہین — غیر کے آگے نہ رکھدو سر کہین — اس سے بچنا شرک اسی کا نام ہے

آخرت مین اسکا سخت انجام ہے — غیر کے آگے نہ یجو سر جھکا — مالک اپنے کو نکر دیجو خفا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

جو دیا تنے کہین سر کو جھکا — پہر نہ بخشے گا تمہین ہرگز خدا — کر جھکایا تمنے اپنا سر کہین

یہ نماز مین بھی تمہاری سب گئین — کچھ نہ کام آوے تمہاری یہ نماز — جو کرو کچھ غیر سے عجز و نیاز

سر جھکانا غیر کو جب شرک ہو — دل جھکانا غیر کو کیونکر نہو — وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ

دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ

جسنے جو دل کو جھکا دیا کہین — پہر وہ اوسکی کہین عزت نہین — ہاتھ سے اپنے نہ عزت دیجیو — عور سے تو دل مین اپنے کر تمیز

جا جہنم مین پڑین وہ سیکے سب — فی جنّٰتٍ یتساءلون عن المجرمین
ما سلککم فی سقر — کرد اونکے ہو مجرم خلق تب
کیا کسب تمنے کیے دنیا کے گھر — جنتی اونسے کرین اوسدم سوال
بچھو اور سانپون نے سب سنگوایا — جس یے تمپر پڑی نار سقر
باندھ دینگے نتھو ہم اوس مقام — قالوا لم نک من المصلین
جب نہ سمجھا ہمنے اونکی بات کو — آج کیون ہیگا تمہارا سخت حال
تب لیا سر اپنے اس آفات کو — آگ نے سب تن تمہارا کھالیا
وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم — دوزخی دوزخ مین یون بولین تمام
قال جاهدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی — ہم نہ تھے نمازی پڑھنے والے
آج اس دوزخ مین ہم آکر گرے — ہم بہت سے عذر وان لاتی رہے
کان دل کر اسطرف ٹک کیجیے — مگر شیطان سے دغا کھاکر گرے
نے نماز اوسکو فقط کہتے ہین — اور بھی اک بات اب سن لیجیے
واسطے اوسکے بھی ہے دوزخ لکھا — ویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون
الی الصلوٰۃ قاموا کسالے — جو نماز اپنی کبھی پڑھتے نہین
اوسمین بھی بوی مسلمانی نہین — بلکہ جس سے ایک وقتی ہو قضا
قعر مین دوزخ کے ہوگی اوسکی جاہ — ان المنافقین یخادعون اللہ وهو خادعهم واذا قاموا
یہ بھی قرآن مین موجود ہے — بلکہ پانچون وقت گر پڑھتا رہے
جو لکھا ہے اوس بموجب کیجیے — الی الصلوٰۃ قاموا کسالے
جو نماز اپنی کرینگے سب ادا — اور سارے جی اوا کرتا رہے
اوسکے سب چھوٹے گناہ حق بخشدے — وہ منافق ہے دغاباز و لگا شاہ
ای مسلمانون سنو دل سے خدا — بی نمازون مین وہ ہین داخل سبھی
وقت نکلا جاتا ہے پھر لگتا نہین — ہی نہین کچھ اعتبار اونکا کبھی
یعنے جب ہو دی طلب دربار کی — جو نماز انکی کرے سو اوسکی ہے
کچھ نہو اوسدم رعایت کار کی — نے نماز و کان سے سن لیجیے
جو نماز اپنی کرینگے سب ادا — چھوڑیو مت تم نماز اپنی کبھی
بخش کریگا رب تمہاری سب خطا — عاجزی سے سر جھکا کہیو سبھی
اوسکو بھی ولسی بھی کرنا یقین — جو کبیرہ سے کوئی توبہ کرے
وقت سو اوسکے کبھی ملتا نہین — ہے یہی فرمان ختم المرسلین
وقت سے ہرگز نہ کیجیو درگذر — وقت سو اوسکے کبھی ملتا نہین
کچھ نہو اوسدم رعایت کار کی — کار دنیا پہ نہ کیجو کچھ نظر
یعنے جب مسجد مین ہو جسدم اذان — یعنے جب مسجد مین ہو جسدم اذان

۱۲ منہ نماز پڑھنے والے ۱۳ ترجمہ اور صحابہ اوپر اوسکی ذات اور سلم نے جہاد کرو مشرک والون کو مالون اور جانون اور زبانون اور کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ۱۴ ترجمہ جو زنا کرے اون نمازیون کی جو نماز نہیں پڑھتے ۱۵ ترجمہ بیشک منافق دغا بازی کرتے ہین اللہ سے اور وہی اونکو دغا دیگا اور جب کھڑے ہون نماز کو تو کھڑے ہون جی مارے ہوئے

جسم کے اعضا سبھی سیخچے لگین — اپڑے جبدم ارے تجھپر بلا — کون ہوا وسدم ترا ساتھی بھلا
آخر اس دنیا سے بھی اوٹھنا تجھے — ذائقہ اس موت کا چکھنا تجھے — اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ
چھوڑ جاویگا سبھی اولاد و مال — آپڑی تجھ ایک سے آخر سوال — قبر مین تنہا پڑیگا جبکہ تو

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ

پھر فرشتہ آکھڑا ہو روبرو — جسم سے اعضا لگین سب ٹوٹنے — اوسگھڑی کیونکر اوسے دوگے جواب
ہڈی اور پسلی لگین سب ٹوٹنے — پھر جواب اوسدم تمہین آوگا ن — ہاے ہاے کرکے رہ جاوگے وہان
جسگھڑی ہونے لگے تم پر عذاب — ہووہان بھی سخت شدت کا عذاب — وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
حشر مین بھی پھر بہت ہوگی خراب — لینے جب فرون سے لین کمکو اوٹھا — اور سوا نیزے پہ سورج ہوکر
مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ — چشم انصت ہر کوئی دہونے لگے — اِسقدر پڑنے لگی جب آپ سے آپ
نفسی نفسی اوس گھڑی ہوویگی — باپ سے بیٹا جدا بیٹے سے باپ — یَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ
وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ

جب سنے باپ بھی سب بیٹے کا ساتھ — پھر وہان پکڑی تمہارا کون ہاتھ
پھر چلے جاوگے تم پکڑے ہوئے — دست و پا ہر ایک کی جکڑے ہوے — اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ
مِنْ اَعْمَالِهِ الصَّلٰوةُ — پھر چلو مالک کے جب تم روبرو — آپڑی اول اسی کی گفتگو
یعنے جب ہوے وی نماز ونکا حساب — نے نماز و اسکا کیا دوگے جواب — جب بن آوے جواب اسکا نہین
پھر لگے ہونے عذاب اسکا تمہین — جب وہان سنکلے نماز و نہین قصور — ہو جماعت سے مسلمانونکے دور
ہووے مین پھر سنگت مین سب فاروقکے — اور اُبی بن خلف فرعون کے — اسمین ہرگز شک نہین کر تو یقین
یہ تو فرمانی ہین ختم المرسلین — جو کرے کوئی نماز اسنے قضا — اوسکو حضرت نے وہین کافر کہا
اور اس سے کچھ نہین مقصود ہے — قد کفر کا لفظ خود موجود ہے — مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا

فَقَدْ كَفَرَ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

جسگھڑی یہ بے نماز ہون اوسنکے — اوسگھڑی اور ڈاٹین سب چہرے نیلے پڑ گے — آوگا غصے سے جب دوزخ نیز جوش
پاس والون کے بھی اوڑ جاتینگے ہوش — جا پڑین دوزخ مین پھر اوسدم تمام — ہووہان خلقت کا اونیز اژدہام

واسطے رغایت عذاب کے پڑہا کرے اگے جو توفیق عبادت کی اللہ تعالے زیادہ دیوے زیادہ پڑہے لیکن اتنا ہر مسلمان کو چاہیے کہ پڑہ کر مرے اور اوسکے نوکر بہت ہی محروم رہے +

رسالہ سنے نماز ان

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ۝

بعد حمد پاک رب العالمین — اور درود رحمۃ للعالمین + — حال اپنا اب سنو اے نے نماز

کیون رہی مالک کی فرمانی سی یاد — تمکو سب ہر چند سمجھاتے رہے — راہ حق ہر چند بتلاتے رہے

پر نہ کچھ اسکا اثر تم پر ہوا — گرچہ اسکا شور و غل گھر گھر ہوا — اسطرح بیہوش کیون سوتے ہو تم

عمر سب غفلت مین کیون کھوتے ہو تم — نے نماز و کیا غضب کرتے ہو تم — حقتعالی سے نہین ڈرتے ہو تم

کچھ نہ تمنے اپنے رب کی یاد کی — عمر اپنی مفت مین برباد کی — کچھ نہ کی اعمال پر اپنے نظر +

آخرت کا آیگا آخر سفر — جو کوئی اس بات سی غافل رہا — اپنا کچھ کھویا کیا کیا کیا

اتبو سر اپنا جھکا ای نے نماز — رو برو مالک کے باعجز و نیاز — سر جھکا کابل نہو اوسکو تو سمجھی

بندی ہونے کی علامت ہی یہی — سر جھکانے سے ہی عزت ہی وہان — بن جھکاے سر ٹہکانا ہے کہان

سر جھکا کر منصب اپنے پر نظر — دیکھتا ہی اب تو حیران ہو کدہر — ست کر اب حیلہ بہانا ای عزیز

اپنے درجے پر ذرا تو کر تمیز — کس لیے رکھتا ہی توکل پر یہ کام — سہل جو حق نے کیا تجھپر تمام

سر جھکا مالک سی ہو لے سرخرو — سر جھکانے ہی سی با ایمان ہو — خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو

سر جھکا مت کر غرور ای بی نماز — اتبو آ اس اینٹھ و نیٹھ اپنی سے باز

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ

كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا

کہینچے جسدم لگے وہ جان کو — اینٹھ و نیٹھ او بیگا تیرے کچھ نہ کام — دم نکلتے ہی سبھی تر کی تمام

اکھڑا ہو سہ چند راتین جب — ڈھونڈھتا پھرنے لگے ایمان کو — بھول جاوے گرو فریب لخت سب

جسکھڑی ساری رگین نیچی لگین

گناہ کا اقرار کرتا ہون سو مجکو بخشدے مقرر سی ہی کہ کوئی گناہ کو بخش نہین سکتا سوا تیری فائدہ جو کوئی بندہ اسمین
اس استغفار کو نہین کہی پہر اوسیدن شام سی پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو بندہ اسکو رات مین کہی یقین کرکے
پہر مرجاوی فجر سے پہلے تو وہ بہشتی ہی اس استغفار کا پڑہنے والا اس عمدہ بشارت مین داخل ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجمل کی وتفصیلی اب جاننا چاہیے کہ جب بندہ اپنے مالک کی فرضون سے ادا ہو چکا تو اوسوقت مین بقدر وصت کچہ کچہ وظیفہ
بہی پڑہ لیا کری کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کی بہت مفید ہی سو اسمین پانچون وقت کے وظیفے سی ایک ایک کلمہ
یہان بیان کردیا ہی اگر زیادہ نہو سکی تو ان کلمون سے ہرگز غفلت نکری اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تہوڑی فرصت مین
حاصل کری یہ وظیفے بعد نماز پنجگانہ کی مقرری ہین سکے اوپر ہنی سی ثواب عقبیٰ و فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے سوا سطے اس جگہ پر لکہدیا
ہی اور یہ وظیفے بہت مستند ہین کلام مجید اور حدیث شریعت سی سو ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ اس ثواب سی محروم نرہے اور اسکے فائدے علما
فضلا سی دریافت کرلیوے اسجگہ اسناد لکہنے کی گنجائش نہین فائدہ بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اللّٰھم اجرنی من النار
کہی اگر اوسد نہین مرے گا تو اللہ تعالے بچاویگا اوسکو آتش دوزخ سی اور جو مغرب کے وقت سات مرتبہ اسی کلمے کو پڑہے اوس کو
نجات پاوے آتش دوزخ سی یہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہے، فائدہ بعد ہر نماز کے آیت الکرسی یکبار اور ہر چہار قل ایک یکبار پڑہنا
نجات دیتا ہی عذاب دوزخ سی ایک نماز سی دوسری نماز تک اسکا پڑہنے والا اگر اس درمیا نمین مریگا تو جنتی ہوگا اسیطرح ہر نماز
سی ہر نماز تک اسکے فائدے بہت ہین کسی واعظ مین کسی عالم سی سن لینا چاہیے فائدہ بعد نماز فجر کے سو مرتبے لا الہ الا اللہ و
اللہ الحق المبین پڑہے عصے کو عذاب سی نجات اور دنیا مین کشائش رزق کی حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کے پانچسو بار حسبنا اللہ و
نعم الوکیل پڑہے اور اگر فرصت کم ہو پچاس تسبیح ضرور پڑہے اور بعد نماز عصر کے تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پڑہے کہ واسطے کشائش
امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور حضرت نے اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تہا اور وہ تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار
الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہے اور بعد نماز مغرب کے سو بار کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ
یہ کلمہ افضل اذکار ہی جو شخص ہر روز اپنی عمر بھر مین اسکو پڑہیگا بیشک جنتی ہوگا اور ماں باپ عزیز و اقربا دوست و آشنا کو واسطے
ایک دفعہ بہی ستر ستر بار کلمہ پڑہ کر بخشیگا وہ شخص بیشک جنتی ہوگا اور بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑہے درود کی بہی بہت قسمین ہین اسم
انتیا کرنا چاہیے بہی اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم کما صلیت و سلمت بعد اسکے سورہ تبارک الذی

اوسکی شریعت ہی کہ ہمکام مین نقصان ایمان کا جانے وُہ کام نکرے اگرچہ ظاہر نفع معلوم ہو اور بڑا نفع وہ کہ جسمین ایمان بچے جو ظاہر مین کچہ بات آیا اور ایمان نرہا تو بڑا خسارہ آیا کہ جیسا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہی کہ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ یعنی خسیارا قسم ہی اوسکی مقرر انسان پر ہُوا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ مگر جو یقین لائے اور کئی بھلے کام اور اسمین تقید کیا نیچی دین کا اور اسمین تقید کیا سہنے کا فائدہ یہ مضمون انسان کو دلمین اسوقت جگہ پکڑتا ہے جب اسطرح سمجھے کہ جو کرتا ہون وہ سب نامہ اعمال مین قلم بند ہوتا ہی حساب کے دن وہ نامہ میرے سامنے ہوگا کہ فرمایا ہی خدا تعالیٰ نے مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ کہ سو جسنے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکہ لیگا فائدہ جب اسطرح سمجھے اور بُرے کام سے بچنا اور بھلے کام کرنا شروع کرے ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ آپ نگہبان ہوجاتا ہی پھر یہ شخص ارادہ بھلے کام کا کرے یا بُرے کام سے باز رہے اللہ تعالیٰ اوس بُرے کام سے اوس شخصکو بچاکے سیدھی راہ پر چلاوے یہی ہی مضمون اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کا آگے اسکے جتنا یہ شخص اس امر مین سعی اور کوشش کریگا ایمان اوسکا مستحکم اور مضبوط ہوگا اور معرفت اللہ کی حاصل کریگا اور روز بروز نزول رحمت الٰہی کا اسطرح ہوگا کہ یہ شخص اچھی طرح معلوم کریگا فائدہ یہ حقیقت ہی ترقی ایمان کی جو کوئی چاہے آزمایش کرے اگر خدا چاہے تو میسر ہو اور جو شخص چاہے نزول رحمت الٰہی کی معلوم کرے تو وہ شخص کرے نہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی اور چھوڑنے مین منہیات کی سرگرم رہے اگر خدا چاہی تو معلوم ہوجاوے اور محبت اللہ کی بڑہتی جاوے یہی ہی پہل شریعت اور طریقت اور حقیقت اور معرفت کا اور شریعت مین سب ہے بعضی چیزین اوسی شریعت کی ہین کہ اونکا نام کسی نے طریقت اور حقیقت اور معرفت رکہا ہے ✦

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

دعای سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بخاری مین شداد بن اوس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی تو ہی لائق بندگی کے نہین سوا تیرے تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور وعدے پر ہون جہانتک مقدور ہے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی بُرائی سے مین مجھی اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہے اور اپنے

سے توبہ کرکے نہ مرے گا تو یہ گناہ نہین بخشا جاتیگا اب توبہ کرے اور اس گناہ سے باز آوے
پانچوان کلمہ پڑھتا ہے اوس کلمہ مین رد ہے شرک اور کفر کا اور شرک دو قسم ہے ایک یہ کہ
شرک کرتا ہے اور جانتا ہے اور دوسرے یہ کہ کرتا ہے اور نہین جانتا ہے اگر جانے توبہ کرے
اس پانچوین کلمے مین دونون قسم کے شرک سے توبہ ہے اسطرح اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ
عَنْہُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پناہ مانگتا ہون مین اے
اللہ تیرے سایہ اس بات سے کہ شریک کرون مین تیرا کسی چیز کو اور جانون مین اوسکو اور بخشش
چاہتا ہون مین تیرے ساتھ اوس سے کہ نہین جانتا ہون اوسے توبہ کی مین نے اوس سے
اور مسلمان ہوا مین اور کہتا ہون مین کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے کسی کی بندگی نہین
سوای اللہ کی اور محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے اور یہ کہتا ہون مین اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ
وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا مین
اللہ پر اور اوسکے فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے پیغمبرون پر اور قیامت کے دن
پر اور ٹھہرانا بھلائی اور برائی کا اللہ کی طرف سے ہے اور اوٹھنا مرنے کے پیچھے ان سب پر
ایمان لایا مین فائدہ یہ حقیقت ہے ایمان مفصل کی اور ایمان مجمل کی اگر سنئے اسطرح اٰمَنْتُ
بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا ہے وہ اپنے اسماء
اور صفات سے اور ماننے مین اوسکے سب حکم اوسکے یہ حقیقت ہے ایمان مجمل کی اور
اس مضمون کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی زیردست حاکم کو اقرار نامہ اور مچلکہ لکھکر لاچار ہوجاتا
ہے اور خلاف اوس اقرار اور مچلکے کے نہین کرسکتا اگر خلاف کرے تو حرمت نہین رہتی
سو ہر کسی پر لازم ہے کہ اپنی حرمت کا پاس کرے یعنے احتیاط ایمان کی رکھے کہ احتیاط اوسکی
سب چیز پر غالب ہے اور حقیقت احتیاط ایمان کی اسطرح پر ہے کہ جسوقت کوئی مسلمان
کسی کام کا ارادہ کرے اول اوسکے غور کرلے کہ اس کام مین نقصان ایمان کا ہے یا نہ اور میزان

اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کو سب تعریف ہی اب معنے اون کلمات کے سنیے کہ جن پر مدار ایمان کا ہی اول
کلمہ طیب ہی جو کفر سے پاک کرکے داخل اسلام کرے کہ جس سے سب کام دین کے
اسلوب ہون اور کفر کے معنی ہین انکار کے یعنے توحید کا منکر ہونا اور اوسکے حکم سے انکار کرنا
اور اسلام کے معنی مین فرمانبردار ہونا یعنے اوسکی توحید کا مقر ہونا اور حکم بجالانا اور وہ کلمہ ہی
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہی فائدہ
اسکا اقرار زبان سے اور تصدیق دل سے کرے اور دوسرا کلمہ شہادت ہی وہ یہ ہی اَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ گواہ ہونمین اسبات کا کہ کسیکی بندگی
نہین سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہی اوسکا شریک نہین ہی کوئی اور گواہ ہونمین اوسکا کہ محمد بندہ اوسکا
ہی اور رسول اوسکا ہی یہ کلمہ اوس اقرار اور تصدیق کی گواہی ہی کہ پورا سمجھ چکے تیسرا کلمہ
تمجید ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
پاک ہی اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہی اور کسیکی بندگی نہین سوای اللہ کے اور اللہ بہت
بڑا ہے اور نہین پھر سکتے ہین گناہ سے اور نہ قوت ہی نیک کام کرنے کی مگر اللہ کی مدد سے کہ سب
سے بڑا ہی اونچا چوتھا کلمہ توحید ہی اس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ
الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے کسی کی
بندگی نہین سوای اللہ کے کہ وہ ایک ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی ہی بادشاہی اور
اوسی کی ہی سب تعریف وہی جلاوے اور وہی مارے اور وہی جیتا ہی اور نہین اوسکو موت
اور اوسی کے ہاتھ مین ہی بھلائی اور وہی سب چیز پر قادر ہی فائدہ یہ معنی توحید کے ہوے
اگرچہ توحید سے کوئی کلمہ خالی نہین اسواسطے کہ اللہ جل شانہ کو توحید بہت عزیز ہی لیکن اس
کلمہ چہارم مین مفصل ہی کہ جو عوارض مخلوق کو پیش آتے ہین وہ ان سب سے پاک ہے اور
جسنے خدا کے واسطے بندگی کی اور وحدانیت مین کسی کو شریک کیا اوسنے مضمون توحید
کا نہین سمجھا مسلمان کو لازم ہے شرک سے بچے یہ بڑے سے بڑا گناہ ہی اور اگر کوئی اس

بعد مضمون نیت کے کہ اوسکا تعلق دل سی ہی کہے اللہ اکبر اور دعا استفتاح پڑہی کہ وہ لکھی گئی ہی مگر
یہ بول سوا ہین کہ جل ثناؤک یعنے بہت بڑی ہی تعریف تیری جب ثنا پوری کر چکے پھر کہی اللہ اکبر
اور درود پڑہے کہ وہ بھی لکھا گیا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ
وَسَلَّمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مگر یہ بول سوا پڑہنے ہین صلیت وترحمت
وترحمت یعنے اور سلامتی بھیجی ہی تونے اور رحمت کی ہی تونے پوری اور درود پڑہکے کہے اللہ اکبر
اور یہ دعا پڑہے کہ مرد اور عورت دونو کے واسطے ہی اسطرح کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا
وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا
فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
ای صاحب ہمارے بخشدی زندون ہمارون کو اور مردون ہمارون کو اور اونکو جو حاضر ہین اور
غائب اور چھوٹون کو اور بڑون کو اور ہمارے مردون کو اور عورتون کو ای اللہ جسکو زندہ
رکھے تو ہم سے قائم رکھ اوسی اسلام پر یعنے فرمانبردار رکھ اپنا اور جو مارے تو جسکو ہم سی مارے اوسے
ایمان پر یعنے اوسکا ختم ایمان پر ہو تیری مہر سے ای سب مہر کرنیوالون سی زیادہ تر مہر کرنیوالے
پھر اللہ اکبر کہے اور سلام پھیرے تو جو لڑکا ہو تو یہ دعا ہی کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ای اللہ کر اوسی ہمارے واسطے پیشرو فائدہ میر منزل وسکو کہتے
ہین جو پہلے منزل پر جاکر سب سامان درست کری اور کر اوسی واسطے ہمارے اجر اور ذخیرہ اور
کر اوسی واسطے ہمارے سفارش کرنیوالا اور سفارش قبول کیا گیا اور جو لڑکی ہو تو یہی الفاظ ہین
ضمیر کا فرق ہی اور معنے مین فرق نہین اسطرح کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا
وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پھر اللہ اکبر کہے اور سلام پھیرے اور جون سی دعا پڑہے
پڑہے تو کفایت ہی کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
یہ سب پڑہے ای صاحب ہمارے دی دنیا مین نیکی اور آخرت مین اور بچالی ہمین کہ آگ سی پھر کہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بہت بڑا ہے اللہ کسی کی بندگی نہین سوا اسکے اللہ

مؤذن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ یعنے آؤتم نماز پر اول بار اشارہ ہی کہ آؤتم تن سے اور دوسری بار
دلسے اور جان سے اسکا جواب اسطرح کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے نہین طاقت
ہمکو گناہ سے پھرنے کی اور نہ قوت ہی نیک کام کرنے کی مگر ساتھ اللہ کے کہ صاحب طاقت
کا ہی اور قوت کا اور جب کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح یعنے آؤتم مراد ملنے پر تن اور جان سے اسکا
جواب یہ ہی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور فجر کی اذان مین دو بول سوا ہین اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ
مِنَ النَّوْمِ نماز بہتر ہے نیند سے اسکا جواب یہ ہی صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یعنے سچا ہی تو اور اچھا کہا تو نے
اور جب کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اسکا جواب یہ ہی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اور جاننا چاہیے اول و آخر
جل شانہ کی بڑائی اور آخر سب الفاظ کے توحید ہی کہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے کسی کی بندگی
نہین سوای اللہ کے اسکا جواب یہی ہی اور بعد اسکے دعا ہی کہ اوسمین سب شامل ہی وہ یہ ہے
اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ
وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
ای اللہ ای صاحب اس پکارنے پورے کے اور نماز قائم کے دے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور اوٹھا اوسکو مقام محمود مین جیسا کہ وعدہ کیا ہی تو نے اور ہمارے
نصیب کر شفاعت اوسکی حساب کے دن نہین کرتا تو وعدہ خلافی بعد اذان کی فرض نماز سے
پہلے جو تکبیر ہے اوسمین یہ الفاظ زائدہ ہین سوای الفاظ اذان کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
قائم ہوئی نماز اسکا جواب یہی ہے کہ جو کوئی سنے کھڑا ہوا ور نماز پڑھے اور بعد نماز پڑھنے کے
فائدہ مقام محمود وہ ہی کہ جس جا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درخواست شفاعت کی کرین گے
اوسوقت نہ کوئی کریگا اب بیان جنازہ کی نماز کا ہے سننا چاہیے کہ یہ باجماع
سب پر گذرتا ہی اور اوسکی حقیقت یہ ہی کہ اول اوسمین تعریف ہی خدا کی بعد اوسکے دعا ہے
واسطے میت کے اور یہی مضمون ہی نیت کا کہ زبان سے کہے یا دل مین لاوے
اسطرح کہ یہ تعریف اللہ کو ہی اور دعا میت کو اور اس مین چار تکبیرین ہین تکبیر اول بعد

بیان نماز جنازہ کا

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کون ہی ایسا کہ سفارش کرے اوسکے پاس مگر اوسکی
اذن سے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ جانتا ہی جو خلق کے روبرو ہی اور پیٹھ پیچھے
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ اور نہین گھیر سکتے اوسکے علم مین سے کچھ مگر وہ جو چاہی
وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سمائی ہی اوسکی کرسی مین آسمان اور زمین کو وَلَا
یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا اور تھکتا نہین اونکی نگہبانی سے وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وہی اوپر ہی
سب سے بڑا اب بیان اذان کا سننا چاہیے کہ دن حساب کے خدا کے سامنے جس شخص نے آواز اذان کی
سنی ہوگی گواہی دیگا اوسکی جسنے اذان کہی ہوگی اس طرح پر کہ یہ وہ شخص ہی جسنے نام تیرا پکارا تھا
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حساب کے دن اذان کہنے والا دراز گردن ہوگا
لوگون سے اور دوسرے اور فرمایا ہی کہ جو کوئی ارادہ ثواب کے سے سات برس اذان کہے
لکھا جاوی واسطے اوسکے بچنا دوزخ سے اسواسطے سننے والے کو لازم ہی کہ الفاظ اذان کے
کان دیکر سنے اور جواب ہر لفظ کا جو موذن کہتا جاوی کہتا رہے کہ ثواب اوسکا بہت پاویگا
اور الفاظ اذان کے یہ ہین کہ اول کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بہت بڑا ہی یہ لفظ چار بار کہے اور
حاصل جا بہ بار کہنے کا اس طرح سمجھے کہ اللہ بہت بڑا ہی یعنی از راہ علم اور قدرت اور حمت اور شرف
کے اور جاننا چاہیے کہ کمال علم اور قدرت کا اور حمت اور شرف کا کسی مین نہین ہو سکتا اور
جواب اللہ اکبر کا اللہ اکبر ہی اور پہلے بار جس وقت موذن کہے اللہ اکبر سننے والا کہے جل شانہ
یعنی تو ہی ہی شان اوسکی پھر اللہ اکبر موذن کہے تو ساتھ کہتا جاوے اور موذن جس وقت کہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے گواہ ہونمین اسکا کہ کسی کی بندگی نہین سوای اللہ کے یہ گواہی
اوسکی توحید کی ہی آواز بلند اور حاصل دو بار کہنے کا یہ کہ اول بار گواہی دینی زبان سے اور
دوسری بار دل سے اور سننے والا بھی یہی کہے اور جب کہ موذن کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی گواہ ہونمین اسکا کہ محمد بھیجا گیا اللہ کا ہی اور یہ گواہی آواز بلند پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی نبوت پر ہی زبان اور دل کے ساتھ اور سننے والا بھی یہی کہے اور جب

بیان اذان کا

قدم رکھنا اور حکم بجالانا اور اوسیکی رحمت کا امیدوار رہنا اور اوسکے عذاب سے ڈرنا اور جسنے
نافرمانی کی اوسکے اوپر عذاب ہی اور جاننا چاہیے کہ جس وقت کوئی مسلمان اس طرح سمجھکر
کیفیت نماز کی حاصل کرے بعد نماز کے اس کیفیت کو بھی ہاتھ سے نہ دے اور بندگی اپنے رب
کی سے باہر نجاوے کہ باہر ہونا بندگی سے کام بندیکا نہین ہی اور بندہ وہی کہ اپنے رب کو
پاس ہی جانے یہ نہین کہ نماز مین مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہے اور بعد
نماز کے اوسکی مالکیت اور بندگی مین اور کو بھی شریک کرے اور ہر کام مین نام اوسکا اور اوسکی
مدد کے ساتھ پکارے اور جس طرح نماز مین اپنے رب کے سامنے سیدھی راہ طلب کرے
یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہے پھر اوس راہ کی تحقیق کرے اور غافل نہ ہے فائدہ
جانا چاہیے کہ جس قدر انسان بسبب غفلت کے اور شرک اور بدعت کے اور اوس چیز کے
کہ رخ اوسکا طرف شرک اور بدعت کے ہو رغبت کرتا ہے راہ سیدھی اور طریق محمدی سے
دور پڑتا ہے یعنی سُنّی نہین رہتا اگرچہ علم بھی رکھتا ہو اوس علم کی مثال ایسی ہی کہ جیسے
کوئی واسطے بڑھانے اور تیز کرنے نظر کے دوربین رکھتا ہی جسکی بینائی نہو دوربین
کیا کام آتی ہی علم کا حاصل فرمانبردار ہونا اپنے رب کا ہی نہ کہ ہر چیز کی تحقیق مین رہنا اور
مقصود اصلی کو نہ سمجھنا فائدہ یہ سب خرابیان عقیدے کی سستی سے ہوا کرتی ہین اکثر
عقیدے کے واسطے مضمون آیۃ الکرسی کا کسی عالم دیندار سے سننا چاہیے کہ یہ آیت
درستی عقیدے کے واسطے نازل ہوئی ہی کہ جو اکثر لوگون کے دل مین بعضی مضمون بے
ایمانی کے جگہہ پکڑ گئے تھے اون کے جواب اللہ تعالے نے اس آیت مین آپ فرمائے
اور اس آیت کی تعریف پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام قرآن شریف سے بہت
فرمائی ہی وہ یہ ہی کہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ اوسکے سوا کسیکی بندگی نہین اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
جیتا ہی سبکا تھامنے والا لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی ہے اوسکو اونگھ
اور نہ نیند لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اوسیکا ہی جو کچھہ ہے آسمان اور زمین مین

نماز کے بھی سلام اور رحمت کے تحفے سے نہ گذرین یعنی سلام علیک کہتے رہین کہ
مسلمان کا پیشہ یہی ہی اوسکے بعد ایک دعا پڑھنی سنت ہی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ
رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اے اللہ تو ہی سلامت ہی اور تجھسے ہی سلامتی
ہمکو اور قبری طرف رجوع ہی سلامتی زندہ رکھہ ہمکو اے رب سلامتی کے ساتہ اور داخل کر
ہمین سلامتی کے گھر مین یعنی بہشت مین برکت والا ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے
اور سوائے اسکے اور بھی بہت دعا ہین جن سی چاہے پڑھے لیکن معنی ہر دعا کے معلوم کرکے
یعنی اپنی حاجت پر مطلع ہونا اور یہ مضمون دل مین لانا کہ جو مانگتا ہون مقرر ملیگا نہایت
ضرورت ہی اب معنی دعا قنوت کے سنیے کہ اوسکو وتر کی نماز مین کہ پچھلی نماز ہی پڑہتے ہین
وہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ
الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ
مُلْحِقٌ اے اللہم تجھسے مدد چاہتے ہین اور تجھسے بخشش چاہتے ہین اور تجھی پر ایمان لاتے ہین ہم اور تجھی پر بھروسا
کرین ہم اور خوب تعریف کرتے ہین ہم تیری اور شکر کرین ہم تیرا اور ناشکری نکرین ہم تیری اور نکال دین ہم
اور چھوڑ دین ہم اوسکو جو گناہ کرے تیرا یعنی نافرمانی کرے تیری اے اللہ تجھی کو ہم بندگی کرین اور تیرے واسطے
نماز پڑہین اور سجدہ کرین اور تیری ہی طرف دوڑین اور خدمت کرین اور ہم امیدوار ہین رحمت
تیری کے اور ڈرتے ہین ہم عذاب تیرے سے البتہ عذاب تیرا ہے کفار سے ملنے والا فائدہ
ان تمام الفاظ کو جدا جدا سمجھے کہ ایک ایک لفظ اسکا علائق غیر خدا کو قطع کرتا ہے اور
اور طرف رب اپنے کے پھیرتا ہی یعنے اوس سے مدد چاہنا اور بخشش مانگنا اور ایمان لانا اور
اوسی پر بھروسا کرنا اور خوب تعریف کرنا اور شکر کرنا اور ناشکر نہونا یعنے گناہ گار سی جو گناہ کرتا ہے
نفرت کرنی اور اوسکی بندگی کرنی اور نماز پڑہنی اور اوسکو سجدہ کرنا اور اوسی کی طرف

تو سو بخش تو مجھے بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور رحم کر مجھپر تو ہے بخشنے والا مہربان
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تجھسے عذاب سے قبر کے اور پناہ مانگتا ہون مین
عذاب سے دوزخ کے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے بدی مسیح کی سے جو نام اوسکا دجال ہی
اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے فتنہ زندگی سے اور فتنہ موت سے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے
گناہ سے اور قرض سے یہ دعائین پڑھنی بہتر ہین اسواسطے کہ وقت دعا کی قبولیت کا ہی
اور درود پڑھنا واجب ہی جیسا کہ فرماتا ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
ای ایمان والو درود بھیجو اوسپر یعنی محمد پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اوٹھنا یعنی دربار سے باہر آنا
اسی کلام پر مقرر ہوا ہی کہ وہ بھی خالی عبادت سے نہین اس طرح اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
یعنی سلام تمپر اور رحمت اللہ کی فائدہ اس سلام اور رحمت کا مضمون اس طرح پر سمجھے کہ
جس وقت پہلا سلام ہوا اوس وقت مقتدی جو امام کے پیچھے برابر ہی امام اور دہنی طرف
والے مقتدی اور فرشتون کی نیت کرے اور اسی طرح بائین طرف کے سلام مین امام اور بائین مقتدی
اور فرشتون کی نیت کرے اور جو مقتدی کہ امام کے دہنے ہی سلام مین مقتدی اور فرشتونکی
جو اس سے دہنی طرف ہین نیت کرے اور بائین سلام مین امام اور مقتدی اور فرشتونکی
جو اوسکے بائین طرف ہین نیت کرے اسی طرح جو مقتدی کہ امام کے بائین ہے
اور جو مقتدی کہ دہنی طرف کنارے صف کے ہے دہنے سلام مین
فرشتون کی نیت کرے اور بائین سلام مین امام اور مقتدی اور فرشتون کی
اور مقتدی بائین طرف کے کنارے والا علیٰ ہذا القیاس اور منفرد کو چاہیے
کہ وقت سلام کے فرشتون کراماً کاتبین کی جو اوسکے دہنے اور بائین ہین نیت کرے
یہ سب خوبیان جماعت کی ہین کہ آپس مین سلام اور رحمت بھیجتے رہین اور سو

والسلام کو اوسکا بندہ جانے اور رسول اوسکا پہچانے اور معلوم کرے کہ ایسے مضمون
زبان پر لانے اور دل مین یقین کرنے سے مسلمان ہوا ہے اور نماز فرض ہوتی اور اسی پر
ختم ہوتی اور معلوم رکھے کہ جس مضمون پر مدار کسی کام کا ہوتا ہے تکرار اوسی مضمون
کی اول اور آخر آیا کرتی ہے اسیواسطے پہلے تکبیر تحریمہ سے کہ قصد حاضر ہونے دربار
خاص کا کرتے ہین اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ
پڑھتے ہین یعنے مین نے منہ کیا اوسکی طرف کہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور مین
ایکطرف کا ہو رہا اور مین شریک نہین کرتا ہون فائدہ اور اندغاز کے بھی یہ مضمون بہت
ہے کہ جیسے لاالٰہ غیرک اور ایاک نعبد وایاک نستعین موجود ہے اور جسوقت دربار سے رخصت
ہووے تو یہی عہد پیمان کر اوٹھے کہ اشہدان لاالٰہ الااللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ بعد
اوسکے درود پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ الٰہی رحمت خاص بھیج اوپر محمدؐ کے اور آل محمدؐ کے جیسے کہ رحمت خاص بھیجی تو نے
اوپر ابراہیم کے اور اوپر آل ابراہیم کے تو ہی ہے سراہا گیا بزرگی والا۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ الٰہی برکت بھیج اوپر محمدؐ کے اور آل محمدؐ کے جیسے
کہ برکت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کے اور آل ابراہیم کے تو ہی ہے سراہا گیا بزرگی والا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ الٰہی رحمت خاص بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر بی بیون
کے اور لواحقون اونکے کے جیسے رحمت خاص بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کے الٰہی برکت بھیج
اوپر محمدؐ کے اور بی بیون اون کے اور لواحقون اون کے کے جیسے
کہ برکت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کے تحقیق تو ہی ہے سراہا گیا بزرگ بعد اوسکے یہ دعا مانگے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ یا الٰہی ظلم کیا مین نے اپنے اوپر بہت ظلم اور کوئی نہین بخشتا گناہون کو مگر

بیان درود کا

یا سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہے اس اللہ اکبر کے مضمون کو اوسیطرح سے سمجھے کہ جسطرح پہلی تکبیر مین سمجھا تھا فائدہ اور جسوقت یہ بندہ عرضداشت اور تعظیم اور عرض حاجات اور تسبیح موافق اپنے حوصلے کے کر چکا تو قابلیت بیٹھنے کی حاصل کی اگرچہ بیٹھنا ایسے بادشاہ عالیجاہ کی روبرو ترک ادب ہی لیکن مضمون اوسکا شامل پر اسطرح سمجھے کہ بیٹھنا روبرو اپنے صاحب کے اسواسطے ہی کہ مثلاً صاحب جسوقت پاؤن اپنا دراز کرے اور یہ بندہ کہ اسپر خدمت یا چاپی کی لازم ہے بجالاوے یا یہ کہ منتظر حکم کا ہے لیکن اسمقام کو بھی خالی عبادت سے نہین رکھا جیسے درود اور تحیب اور سلام اور پڑھنا تشہد کا مقرر ہوا ہے اسطرح کہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے سب بندگیان بان کی اللہ کو ہین اور سب بندگیان بدن کی اور سب بندگیان مال پاک کی سلام تمپر اے نبی اور مہر اللہ کی اور خوبیان اوسکی سلام ہمپر اور جتنے نیک بندے اللہ کے ہین سب پر گواہی ہون مین اسبات کا کہ کسیکی بندگی نہین سوای اللہ کے اور گواہی ہون مین اسکا کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا فائدہ پڑھنا التحیات کا قعدہ پہلے اور دوسرے مین واجب ہی اور بیٹھنا قعدے پچھلے مین بقدر پڑھنے التحیات کے فرض ہی اور قعدہ آخر کا اسطرح سمجھے کہ یہ وقت دربار کے رخصت کا ہے السلام علیک کرکے باہر آنا چاہیے اور السلام علیک اوس دربار کے صاحب کا یہ ہے کہ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات بعد اسکے سلام نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑھے اسطرح کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ اور اپنے واسطے اور سب بندون کے واسطے اسطرح ہے کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین بعد اوسکے تشہد ہے اور تشہد کہتے ہین گواہی دینے کو وہ یہ ہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اور جاننا چاہیے کہ یہ گواہی توحید کی ہے کہ خدا کو ایک جاننے اور اوسکی بندگی مین کسیکو شریک نہ کرے اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ

آرزوی پابوسی کی کر کے جھکتا ہی اور کہتا ہی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک ہی میرا صاحب بڑی عظمت والا
فائدہ رکوع دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ بسبب حضور بزرگ عظمت مین پیٹھ میری جھک گئی بعد اس تعظیم کے
کھڑا ہو کر دعا اسطرح پڑہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ سنی اللہ نے اوسکی بات جسنے سراہا ہی اوسی بعد از
دعای مدح اور ثنا کے یہ کہے کھڑا ہو کر رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی
لیئے ای صاحب ہماری تیری ہی تعریف ہے بہت تعریف پاک حسین خوبیان ایسی تعریف کہ دوست رکھے
اور راضی ہووے ہمارا صاحب یہ کھڑا ہونا بیچے رکوع کی دلالت ہے اسپر کہ عاجزی پر مستقیم
ہوا مین اور یہ کھڑا ہونا واجب ہے قول صحیح پر اور یہ دعا پڑہنی سنت ہی فائدہ یاد کیا چاہیے
کہ اب وقت پابوسی کا ہے سجدہ کیجیے اور کہیے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہی میرا صاحب بہت اونچا
فائدہ رکوع اور سجود مین بقدر ایک تسبیح کے پڑہنا فرض ہے اور تین بار کہنا سنت ہے
ولیکن مضمون اس مدح اور ثنا کا موافق اپنے حوصلے کی سمجھنا بہت ضرور ہی کہ بعد تعظیم کی سیر کھڑا
ہونا اور مدح اور ثنا کا عرض کرنا اور پھر سنبھل کر زمین پر سر رکھنا سب اسکا کیا ہے فائدہ
جاننا چاہیے کہ رکوع جو مقام بڑی تعظیم کا ہی اس بندی کو معلوم ہوا کہ تجمیر بڑی عنایت صاحب
کی ہے جو ایسے مقام معزز مین بدون اجازت کسی نقیب چوبدار کے تجکو دخل ہوا اسی
واسطے بہت ہی تعریف کرتا ہے اور ادای شکر اس نعمت عظمی کا کر کے پیشانی اپنی خاک پر رگڑتا
ہی اور بار بار کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور جاننا چاہیے کہ سجدہ مقام نہایت قرب اور ظہور تجلیات
جمال بادشاہی کا ہے اور یہ بندہ مارے ہیبت کے بعضے مضمون جو نہین کہنے پایا اسیواسطے
حکم ہوا کہ ایک دم ٹھہر کے دوسری بار عرض کرے یہ مضمون ہے جلسہ کا اور جلسے مین
ان الفاظ کا کہنا نہایت خوب ہی اور سنت ہی حدیث صحیح مین آتے ہین وہ یہ ہین اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ یعنے ای خدا بخش مجھے
اور رحم کر مجھپر اور راہ بتا مجھے اور کھانا دے مجھے اور سرفراز کر مجھے اور نقصان میرا دور کر
پھر اللہ اکبر کہکر زمین پر سر رکھے اور کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور جاننا چاہیے کہ جسوقت کو ع

عنایت شاہی اوس بندے پر دو چند نازل ہوتی ہی اوسی وقت تنزل رحمت الہی کا کہ حضوری بادشاہ
کی میسر ہے دل اپنا حاضر کرکے حاجات اپنی عرض کرے لیکن پہلی عرض ہی مضمون دفع شیطان کا کہ دشمن
جانی بڑا ہی اور دشمن قدیم ہی ہوشیار ہوکر دلمین لاوے اور زبان سی کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
یعنے پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ کے شیطان راندے گئے سے کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یعنے شروع اللہ کے نام سی جو مہربان ہے رحم الہی شروع ہوئے عرضداشت کا اور عرضداشت یہ ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
سب تعریف اللہ کو جو صاحب ہی ساری جہان کا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بہت مہربان نہایت رحم والا مَالِکِ
یَوْمِ الدِّیْنِ مالک انصاف کے دن کا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تجہی کو ہم بندگی کرین
اور تجہی سی مدد چاہین اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ چلا ہمکو راہ سیدہی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
راہ اونکی جنپر تو نے فضل کیا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ نہ جنپر غصے ہوا اور نہ بہکنے والے یہ عرضداشت
اللہ صاحب نے اپنے بندونکی زبان سے فرمائی کہ جسوقت جی چاہے اسطرح کہا کرین بعد اسکے آمین کہنا یعنے
عرض ہماری قبول کر اور یہ مسنون ہی نہ جزو قرآن بالاتفاق اور نماز مین سوا اسکے ایک سورہ اور ملانا
کرین فائدہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا اور ملانا ایک سورہ اوسکا واجب ہی اور مطلق قرآن بقدر تین آیت
کی فرض ہی اور پڑہنا اعوذ کا اور بسم اللہ کا سنت ہی اور اس مقام پر سورۃ اخلاص یعنے قل ھو اللہ
لکھنی چاہیے دو وجہ کر ایک یہ کہ عوام الناس نماز مین اسی کو پڑہتے ہین دوسرے یہ ہی کہ توحید اور
صمدیت اللہ کی اور بیچونی اور بڑائی اوسکی اس سورت مختصر مین خوب ہی اور حکم اوسکا اسطرح نازل
ہوا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تو کہہ اللہ ایک ہی اَللّٰہُ الصَّمَدُ اللہ بے نیاز ہی یعنے کسی سے پردا نہین رکھتا
فائدہ صمد اوسکو کہتے ہین کہ جو خود کسیکا محتاج نہو اوسی کو سب محتاج ہون لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
نہ کسی کو جنا نہ کسی سی جنا گیا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور نہین اوسکے جوڑ کا کوئی فائدہ اس
عرضداشت کے مضمون کو اسطرح سمجھے کہ جیسے مفلس ہی مفلس نوانگر ہی نوانگر بادشاہ کی سامنے جاکر
کھڑا ہوکر اپنی عاجزی اور مفلسی اور اوسکی بزرگی اور بڑائی بیان کرتا ہی اور پھر امیدوار ہوکر کچھ
مانگتا ہی اور جسوقت وہ مفلس عنایت بے نہایت اوس بادشاہ کی معلوم کرتا ہی بڑی تعظیم سے

اور محتاج اور کے اذن کا اور احسان مند دربان یا نقیب کا نہین کیا اور غیر حاضری پر وعدۂ سخت عذاب کا فرمایا اور جاننا چاہیے کہ ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم رہنا اور وعدہ سخت عذاب کا سر پر لینا بڑی نادانی اور کمینہ پن ہی پس اسیطرح عظمت نماز کی خوب سمجھکر تمام آداب کہ لائق قبولیت بارگاہ بادشاہ حقیقی کے ہوون بجالاوے پہلے طہارت اور پاکیزگی کرے یعنے وضو کرے اور جو حاجت نہانی کی ہو غسل کرے جیسا کہ کوئی جب بادشاہی دربار کے جانیکا ارادہ کرتا ہی تو پہلے حمام کرتا ہی پھر کپڑے پہن کی جاتا ہے بعد اسکے سو منہ طرف کعبے کی کرکے کھڑا ہو فائدہ بھید اسمین یہ ہے کہ کعبہ ناف زمین ہے تمام زمین اوسی سے پھیلائی گئی ہی اور پیدائش جسم آدمی کی خاک سی ہی سو جیسے ظاہر جسم اپنے کو طرف اصل اوسکی کے متوجہ کیا چاہیے اسیطرح باطن کو بھی یعنے روح کو طرف اصل اوسکی کے یعنی حقتعالی جو پیدا کرنیوالا اوسکا ہی متوجہ کیا چاہیے اور ہمیشہ اوقات پنجگانہ نماز کو بلاشبہہ وقت دربار اور حضور کا جان کے حاجات اپنی عرض کرے

اب بیان نماز اور معنی الفاظ کی مثال پر سمجھے

بیان نماز کا

مثلاً جسوقت کوئی بندہ قصد مناجات اور عرض حاجات کا دلمین مقرر کرکے حاضر دربار خاص کا ہو اور نہایت تعظیم اور عقیدہ درست اور نیت خالص سے روبرو اوس بادشاہ عالیجاہ کے کھڑا ہو کر اور رخ عرض اور التفات کا اور طرف سی پھیر کر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے اللہ بہت بڑا ہی تو اوسیوقت بادشاہ عالیجاہ اپنے بندے کے قصد اور ارادے پر مطلع ہوکے عنایت خاصہ مرحمت فرماتا ہی اور اوٹھانا دونون ہاتھون کا تکبیر مین مراد دست بردار ہونا دونون جہان سے ہی فائدہ نیت اور تکبیر فرض ہے بعد اوسکے دعاء استفتاح ہے کہ اوسمین تعظیم اور توحید ہے وہ یہ ہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنے ساتھ پاکی کے یاد کرتا ہون مین تجکو ای اللہ اور ساتھ تعریف تیری کے اور بہت خوبیونکا ہی نام تیرا اور بہت بلند ہی مرتبہ تیرا اور نہین کوئی لائق بندگی کے سوا تیرے یہ دعا ثنا ہے فائدہ جاننا چاہیے جسقدر کلام تعظیم اور توحید کے لوس بندگی کی زبان سی صادر ہوتی ہین

عنایت

ہی جیسا زکوۃ اور حج اور روزہ اور جہاد کا اسطرح کہ خرچ پانی اور کپڑے کا کہ خدا کی بندگی کیواسطے
کرنی بجاے زکوۃ کے ہی اور رخ ہونا طرف کعبے کی حج ہی اور تکبیر تحریمہ بجاے احرام کے اور ہونا طرف
قبلے کے کرنا بجای طواف کی اور کھڑا ہونا بجای وقوف عرفات کی اور رکوع اور سجود اور قعدے مانند دورکعتین
درمیان صفا و مروہ کے اور موقوف کرنا کھانا پانی بجای روزے کے ہی اسلیے کہ صوم بند کرنا نفس کا ہے
اور بند کرنے سی نفس کے ایکساعت بھی اوسکی خواہشون سے ایک صورت صوم کی ہو جاتی ہی بلکہ
بہ نسبت روزے کے ایک طور سی زیادہ بند کرنا ہی اسواسطے کہ توجہ ظاہری اور باطنی طرف غیر کے
کرنا نہین چاہیے اور دفع کرنا شیطانکا اور مشقت مین ڈالنا نفس کا اوسکی شہوتون کی اوقات
مین نماز اوسکے واسطے جہاد ہی لیکن نماز مین حضوری دلکی شرط ہی کہ بدون اسکے نماز پوری نہین
لکھی جاتی بلکہ کبھی آدہی کبھی تہائی یا چوتھائی یا پانچوان حصہ یا چھٹا حصہ یا ساتوان یا آٹھوان یا نوان
یا دسوان اسیواسطے ہی کہ ہر رکن نماز مین اتنا ٹھہرے کہ کوئی لحظہ حضوری میسر ہو اور حضوری
کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ مضمون ہر رکن کا خیال کرے اور آپکو سامنے اپنے رب کے جانے اور اوسکو
متوجہ حال اپنے کا سمجھے اور جون سی سورت پڑہے مضمون اوسی سورت کا خیال کرے اگر مقام
عتاب اور غصے کا ہے خوف کرے اور پناہ چاہے اور جو مقام رحمت اور عنایت کا ہی اوسکو جلد
سے طلب کرے اور سوالسکے اور بھی باتین ہین کہ وہ واسطے خاص کے ہین نہ واسطے عام کے
اور حضوری بغیر تاثیر دلکے میسر نہین اور تاثیر دلکی بدون دانست معانی الفاظ کے حاصل نہین اسیواسطے
جو کچھ نماز مین ہی معنی اوسکے ہندی زبان مین محاورے کے موافق کہے ہین کہ اکثر غریب لوگ جو
اون معنون سی مطلق بیخبر ہین سمجھ کے حضور دل سے نماز گزارین اور بہت سی حلاوت پاوین
اور ایک فائدہ اور ہے کہ اگر معنی الفاظ کے جانین تو سب بڑے کامون سے کہ جنسے نقصان
ایمان کا ہی بچین اور معلوم کرین کہ جو اقرار اپنے رب کے سامنے کیا ہی اوسی پر قائم رہین اور ہر
طالب ایمان کو لائق ہے کہ حقیقت نماز کی اسطور پر جانے کہ حضرت حقنے مجکو تمام پیدائش
مین بہتر پیدا کرکے بڑی تاکید سے واسطے حاضر ہونے دربار کے پانچ وقت اذن مطلق دیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی شکر تیرے احسان کا کہ تو نے ہمارے دلکو روشن اور زبان کو گویا کیا اور ایسے نبی مقبول کو
خلق اللہ کی ہدایت کے واسطے بھیجا کہ جسکی ادنی شفاعت سے دونون جہانکی نعمت پاوین پس
درود اوس نبی مختار اور اوسکی آل اطہار اور اصحاب کبار پر ہو جیونے کہ جسنے بشر کو ضلالت اور گمراہی
سے باز رکھا اور علما اور فضلا کو زیور علم اور دانش سے آراستہ کیا پیچھے حمد خدا اور نعت رسول کے
ارباب دانش پر ظاہر ہو جیو کہ مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے رب کو پہچانے اور اوسکے صفات جانے اور
اوسکے حکم کو معلوم کرے اور مرضی نامرضی اوسکی تحقیق کرے کہ بغیر اوسکے بندگی نہین اور جو بندگی
بجا نہ لاوے بندہ نہین اور بڑی بندگی نماز ہی کہ بدون اسکے کوئی بندگی قبول نہین کیونکہ سر اسلام کیون
کا اور برے کامون سے بچنے کا یہی ہے اور اس نماز سے کوئی غافل نہین نہ درخت نہ عمارت نہ پرند
نہ حیوانات نہ حشرات نہ زمین نہ پہاڑ نہ ستارہ نہ آسمان نہ ارواح نہ فرشتے جیسے کہ نماز درخت اور
عمارات کی قیام ہے اور پرند اور حیوانات کی رکوع اور تمام حشرات کی سجود اور زمین اور پہاڑ کی
قعود اور ستارون اور آسمان کی حرکت اور ارواح اور فرشتون کی طہارت اور تسبیح اور کلمہ شہادت
اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا اور اس انسان کو کہ خاص حیلہ سرکاری ہے ساری خوبیان ہونے
عرصے مین مرحمت فرماین اور خلیفہ کرکے سب پر اسکو حکم دیا جسنے فرمانبرداری کی اور حکم بجالا
اوسکا منصب قائم رہا اور بہشتی ہوا اور جسنے نافرمانی کی اور اوسپر قائم نہ رہا وہ بے منصب ہوا
اور اوسے پاؤن دوزخ مین گرا اور جانا چاہیے کہ جو کوئی نماز پنجگانہ ادا کرتا ہے اوسکو ثواب الیسا ملتا

Hakeekatul Salwat



Ḥaqīqat al-ṣalāt





اور صبتک نہی اونہین نے اصل محض کہنا روا ہی اور جیسا سب مسلمان ویسا وہ بھی جانتا مانتا ہی کہ لا الٰہ الا اللہ
نہین کوئی معبود بحق سوائی اللہ تعالیٰ کی پس کسی غیر اللہ کی عبادت حق نہین بلکہ باطل ہی تاہم اس حق و باطل کو
ملا کی ایک کردیا اور صاف نہ لکہدیا کہ عبادۃ اللہ و عبادۃ الاصنام دونو ایک جنس و ایک تہیلی عبادت مطلقہ کے
ہی ہین یہ معنی کہ عبادت مطلقہ مین اصنام بھی شریک و ساجہی اللہ تعالیٰ کی ہین اور مرتبۂ عبادت مطلقہ مین
بعبادت مطلقہ وہ بھی معبود بحق ہین مانند اللہ تعالیٰ کی اور جیسا ایک نوع عبادت مطلقہ یعنی عبادۃ الاصنام
کی جملہ افراد کفر و شرک و حرام ہین ویسا عبادت مطلقہ کی دوسری نوع یعنی عبادۃ اللہ کی جملہ افراد بھی
سوای چند فردون کے شرک و کفر و حرام ہین اور جیسا کہ واسطی اصرار کی منع ورد مجلس مع صوفہ بروز و
تاریخ میلاد شریف کی قنوجی نی اصل انکار قیامت کا التزام کرلیا کہ اعادۂ معدوم محال ہی ناچار
جو روز و تاریخ ہوا اور گیا اوسی اللہ تعالیٰ پہیر نہین لا سکتا اور نہین لاتا اور اوسی نہین ہو جہاکہ یہ
مقادیر ایام جو الغیب عند اللہ علم الٰہی مین ہین اور اونہین مین اللہ تعالیٰ نی خلق سماوات و ارض کیا
اور خبر دیا کہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نی آسمانون کو اور زمین کو
چھہ دن مین یعنی اونکی مقادیر ہین جو عند اللہ ہین اور انہین مقادیر کو اللہ تعالیٰ غیب ہی شہادت مین
لاتا اور شہادت سی غیب مین لیجاتا ہی کہ یہ خلق جدید عیان غیر محتاج بیان ہی جس سے منکرین یوم آخر
و قیامت بیخبر اور وہو کی مین ہین جسکو اللہ تعالیٰ نی یون رد فرمایا اَفَعَیِینَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ
بَلْ ہُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ بالجملہ واسطی دفع ایسی کچہہ داستان خروج و الحاد کی
جیسا ایک رسالہ امتیاز سنی از غیر سنی سابق تحریر پایا ہی بالاجمال ویسا ایک رسالہ مفصل تحریر
پاتا ہی اللہ تعالیٰ پورا کری وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تاریخ ختم
۱۰ شعبان ۱۳۱۵ ہجری قدسی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

مانتی اور بڑی بیحرمتی سی اوسی یاد کرتی اور اوسکی نام سی جلتی بلتی تا بحدیکہ اوسی بدترین گناہان
بدعت ضالہ بلکہ شرک و کفر بتلاتی ہین بنا بر اپنی جہل و اجڑپن نفس و عقل سرکش کی کہ جو کچھہ وی
بجانین کیا بلکہ نمانین کہ دنیا جہان مین تھا اور دین سی ہی وہ دین سی نہین پھر جانکار اوسی
دین سی جانین تو وہ بدعت ضالہ و حرام قطعی ہی کس علت سی بعلت جہالت اونھین جاہلون کے
نگرو ہین تک کہ یہ علت جہالت کی اونسی نھین چھوٹتی لہذا نہایت بی شرمی سی یہ عذر بدتر از گناہ
کرتی ہین کہ ہم تو عہد کرتی ہین کہ جو امور ہماری زعم مین بدعت ہین اگر ہماری معتبر یعنی مانی
دلیل شرعی سی ثابت ہو جاوین یعنی ہماری جہل و اجڑپن کا زعم و زور ٹوٹی تو ہم رجوع
کرلین یعنی بدعت کہنی سی باز آوین کفی باللہ شہیدا آور واسطی عذر و بدعہدی کی حسب مثل مشہور
عادت جہال کی کہ پہلی آدمی کی نہین جی کی ساتھہ ہی سوای انکار و کین و نظر بد مین و عیب
چین کی کچھہ ساتھہ خیر المجالس اور اوسکی امور معروفہ مذکورہ وغیرہ حسنات و خیرات کی پسند
نہین رکھتی آور داستان اونکا دراز ہی حق و باطل و صواب و خطا کو ملا کی سب کی بنیاد خروج
والحاد پر رکھنی جو تو خیری کی اومنگ اپنی اپنی من مانی خودی خودسری کی ترنگ ہی سفاہت
وجہالت ہلکا چھوراپن عقل کا حقانی یقینیات مین نہین بلکہ نفسانی شکوک و اوہام مین لگانا
اور یقینی بدیہیات وضروریات عقل و دین پر بھی استاد شاطر کا رٹایا سبق لانسلم پڑہی
جانا کہ بیدلیل نہین مانتی اندہی ہین اندہونکو موجہاؤ جیساکہ اصل و ذات سب مسلمان اجمیونکے
انسان اور خیر المجالس میلاد شریف اور اوسکی امور معروفہ مذکورہ کی عبادۃ اللہ ثابت و
عیان غیر محتاج بیان ہی اور اونکو نی اصل محض کہنا اور اونکی لیی دوسری اصل ڈہونڈہنی نہین
تاہم بشیر سہسوانی واسطی اصرار کی اپنی اوسی جہل و اجڑپن اور بدعہدی پر اسکو نہین مانتا اور
نی تکلف لکہتا ہی کہ اونکی لیی کوئی دوسری اصل سوای انسان اور عبادۃ اللہ کی ڈہونڈہنی ہی

کاد یسلم فی شعرہ تحسین ہی اوسکی اشعار توحید و معرفت کی اور یہ حدیث ساتھہ اوسی تحسین و
تصدیق کی مجالس درس و تدریس کتب احادیث مین ذکر ہوتی ہی اور باین دلیل کہ اس مصراع مذکور کی
مردم قاصر الفہم اصل معنی کو نہین پاتی اور اونکا مفہوم اس کلام سی برخلاف حس و عقل و شرع کی ہی
اوس کلام کی تکذیب و تقبیح اور اوسکی مجالس مین پڑہی جانی سی نہی نہین کی جاتی اور یہ ہین اشعار
توحید و معرفت ایک مرد شاعر موحد ایام جاہلیت کی جب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
چاہی پڑہائین سنین اور اوسکی مدح کی تب ایسی اشعار کی پڑہانی سنی سی پرہیز اور اونکی ہجو نہین کی
جاسکتی باین خیال کہ یہہ کلام ایک مرد موحد شاعر ایام جاہلیت کا ہی العاقل تکفیہ الاشارۃ
سہ آن کس است اہل اشارت کہ اشارت داند ۔ نکتہا ہست بسی محرم اسرار کجا ۔ اور معلوم ہو کہ
مسودۂ اولی مین اس رسالہ کی جسکی آٹھہ دس نقل بھی لوگ لیگئی بڑی غلطی فاحش ہوئی جو موجب
کمال ندامت ہی کہ قصہ امیہ بن ابو الصلت کا تو بہولا اور جو حال امیہ بن ابو الصلت کا تہا
وہ نسبت بجناب پاک لبید رضی اللہ عنہ کی ہو گیا اللہ تعالی معاف کری اور حضرت موصوف سے
معاف کراوی ع ویرحم اللہ عبدا قال امینا ۔ اور بعد اسکی عبارت مین کچہہ تقدیم و تاخیر
مخل فہم عام ہوی تہی سو بھی درست کی گئی ہفدہم بالجملہ جو اسرار حکمت و معرفت آلہی نور و
شخص محمدی مین ادراک حس و عقل سی بالا منقول و معقول شرع سی اور مکشوف عرفا بامتہ ہین
اونکا ذکر نظم مین ہو یا نثر مین بر سر مجلس شرعا و عقلا کچہہ بیجا نہین بلکہ بجا ہی خصوص بر سر
مجلس میلاد شریف اور اونکی ذکر سی جو کچہہ تازگی ایمان کو ہوتی ہی وہ اہل ایمان کو حال حاصل
و حالی ہی پہر جنکو یہ حال حاصل و حالی نہین اونسی سخن نہین اور ہر چند اونکی ہمہ دانی اور تشرع
اور دینداری اور ایمان داری کی دعوی کی صداقت جیسی کچہہ ہی اسی سی ظاہر ہی کہ خیر المجالس
میلاد شریف اور اوسکی امور معروفہ شرع بشرح صدر کی وہ کچہہ عظمت و حرمت و کرامت نہین

خوب جانتے ہین کہ مجلس شعر خوانی ایسے اشعار کی جو رفث نہین خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منعقد فرمائی ایسے کہ حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے مین مسجد نبوی مین برسر منبر قصائد متضمن مدح رسول خدا و مومنین کی اور ہجو کفار مشرکین کی پڑہی اور قصیدہ بانت سعاد کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہ کا خود مشہور و معروف ہی جسکی اول مین ذکر ایک معشوقہ غیر معینہ کا باسم فرضی سعاد کی موجود ہی بغرض تشبیب یعنی جوان و تازہ کرنی محبت و عشق کی تاکہ اوسی ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لگادین اور یہ قصیدہ سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کعب نے پڑہا جسکی صلہ مین آپ نے اپنا قمیص ملبوس خاص کعب کو بطور خلعت تشریف کی دیا اور مشکوۃ شریف وغیرہ کتب حدیث مین یہ حدیث نبوی بھی موجود ہی کہ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً مقرر بعض اشعار ہر آئینہ حکمت و معرفت ہین چنانچہ منجملہ اوسکی ایک مصراع مذکورہ اس حدیث کا خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی برسر مجلس زبان مبارک پر لائے ساتھہ اوسکی تحسین و تعریف و تصدیق کی کہ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا لَبِیْدٌ صادق ترین کلمہ ہی جو کہا لبید نے ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ جسکے معانی بجز علما باللہ یعنی صوفیان صاحبان عقول صافیہ کی کوئی صاحبان پابند عقول متوسط کی نہین پاسکتی اگرچہ بڑی علماء ظاہر گنی جاتی ہون پھر جنکی عقل متوسط بھی درست نہین اور علم ظاہر بھی نہین رکہتی اونکا ذکر کیا ہی اور واضح ہو کہ لبید بن ربیعہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اور یہ حدیث اونکی مدح مین اور بعض روایات مین ساتھہ اس حدیث کی امیہ بن ابو الصلت کا بھی ذکر ہی جو ایک مرد موحد و شاعر ایام فترت و جاہلیت مین گذرا ہی اور اوسکی سو شعرین متضمن توحید و اقرار یوم آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاکی ہائین اور سنین اور فرمایا لَقَدْ کَادَ یُسْلِمُ فِیْ شِعْرِہٖ قریب تھا وہ باسلام اپنی شعرون مین دیکہی صحیح مسلم اور اوسکی شرح امام نووی اور قولہ علیہ السلام

طُوبیٰ لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوبیٰ سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ خوشا حال
اوسکا جسنے مجھے دیکھا اور خوشا حال سات مرتبہ بڑھ کر اوسکا جسنے نہین دیکھا مجھے اور ایمان لایا
مجھپر روایت کی یہ حدیث احمد نے دیکھو مشکوۃ شریف ہی باب ثواب ہذہ الامۃ شانزدہم
بخاری شریف کی باب فضل من تعارّ من اللیل فصلی مین ہی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَلْھَیْثَمُ بْنُ اَبِیْ سِنَانٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ
وَھُوَ یَقُصُّ فِیْ قِصَصِہٖ وَھُوَ یَذْکُرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَکُمْ
لَا یَقُوْلُ الرَّفَثَ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ شعر وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَتْلُوْ
کِتَابَہٗ ۞ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ ۞ اَرَانَا الْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا ۞
بِہٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ ۞ بِبَیْتٍ یُجَافِیْ جَنْبُہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ ۞ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ
بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ ۞ یعنی خبر دی ہی ہشیم نے کہ مقرر اوسنے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو
اس حال مین کہ قصہ کہہ رہے تھے اپنے قصون مین اور وہ قصہ کیا تھا کہ ذکر کر رہے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو قصہ و ذکر سراسر وعظ و پند ہی یہہ کہتے ہوئے
اول قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اخا لکم تا آخر مقرر نہین کہتا بھائی
تمہارا یعنی عبد اللہ ابن رواحہ رفث نفسانی شہوت انگیز باتین دوم تینون شعر مذکور
جو نعت مین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خلاصہ مطلب حدیث کا شروع سے
ملا لینا اور خوب دلنشین کر لینا ہی کہ مجلس قصہ و ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا
اور اسمین اشعار نعت کا پڑہا جانا بڑا وعظ و پند ہی اور بلا نکیر پایا گیا ہی صحابہ رضی اللہ عنہم سے
اسکو کہنا کہ قرون ثلثہ خیر مین نہین پایا گیا اور برخلاف سنت وعظ کی اور از قبیل نفسانی
بات کی بدعت ضلالہ ہی کہنی کیا ہی سوائے اسکے کہ از سر لاعلمی اور نادانی کی ہی اور اہل علم تو

کرتا ہی یہان تو یہ مجلس بنظر محض ذکر اللہ و ذکر و صلوات الرسول کی ہوتی ہی پھر جو ذکر خوشی کا آیا
تو خوشی کی گئی اور جو ذکر غمی کا آیا تو غم کیا گیا جیسا کہ تلاوت و سماع قرآن مین چاہیی کہ جب آیت
تبشیر آوی تو امیدوار و خوش ہو جیی اور جو آیت تنذیر آوی تو خائف و غمگین ہو جیی چنانچہ مولوی صاحب
مرحوم نی اسی قدر جواب کی تحسین اور اسی قبول کیا اور اسکو سوا کچھہ شبھہ نہین اسمین کہ وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آپ کو سراسر بشری ہی کمال وصال و لقاء اللہ اور ہمکو شادی
غم آمیز ہی جو حالت وجد بڑی ذوق و شوق محبت کی ہی شادی ہی بحکم حدیث حَیَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ
وَمَمَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ اور بوجوہ مذکورہ اس حدیث اور دیگر احادیث کی اور غم ہو ہماری محجوبی
اور مہجوری کا دیدار اسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس غم مین سوز و گداز زندگانی عشاق
اور موجب مزید محبت و اشتیاق ہی جسکی قدر بی درد کیا جانین اہل درد جانتی اور بی اختیار کہتی
ہین ؎ سوز درونہی ز دل عاشق کو زندگی ہ آتش ہی آب خضر سمندر کی وسطی ہ اگر دولت
وصال میسر نہیت باری بسوز فراق باید ساخت کہ موجب ازدیاد محبت و اشتیاق است اور سبب
دخول ہو ایسی آدمیون مین جنکی مدح مین یہ حدیث نبوی ہی اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِی لِی حُبًّا
نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِی یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِی بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ جس کا
حاصل یعنی یہ ہی کہ مقرر منجملہ اونکی جو میری امت مین سخت تر و محکم تر ہین میری محبت مین وہ آدمی ہین
کہ ہونگی میری بعد ایسی کہ بڑی پیاری ہوگی اونکو یہہ بات کہ اسی کاش دیکھتی مجھی سارا اہل و مال اپنا
نثار و فدا کرکی روایت کی ہی یہ حدیث مسلم نی دیکھو مشکوۃ شریف باب ثواب ہذہ الامۃ اور
مطلب اس حدیث کا ظاہر ہی کہ یہ کچھہ کمال محبت و شوق دیدار صورت حسیہ محمدیہ علی صاحبہا
الصلوۃ والسلام پیدا کرو ایسا کہ اوسکی لیی اپنی سب اہل و مال بھی نثار کرنیمین دریغ نہو اور
اس مہجوری صوری مین وصال معنوی یعنی کمال ایمان یہ کچھہ ہی جو اس حدیث نبوی مین مذکور ہی

اس بابت کہ عہد وورود شکرانہ جو موسی علیہ السلام کا ہی سو بنا ہین پس روزہ کہا کیی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس تاریخ عاشورا ماہ محرم کو اور امر کیا یعنی استحبابی اوس تاریخ کی روزہ رکھنا
یہ حدیث متفق علیہ ہی بخاری ومسلم کی اور اس حدیث وحدیث مذکورہ صدر سی اہل بصیرت پر
روشن ہی کہ خود شارع علیہ السلام نی تقریر وتسلیم فرمایا ہی اول نظر عظمت انعام وفضل الٰہی کی
اوسکی روز وتاریخ کی عظمت دوم بتعین تاریخ وروز وفضل وانعام الٰہی کی ورود نافلہ عبادت کا
شکرانہ مین اوس انعام وفضل الٰہی کی اور بیشک ذکر اوس فضل وانعام الٰہی کا مع اوسکی کرامات
وبرکات کی شکرانہ ہی اور حسب حکم آیہ کریمہ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ کی عبادت اللہ ہے
اور جب بنص حدیث صوم دوشنبہ وعاشورا کی ورود روزہ کا جو عبادات غیر متعدیہ ہی
شکرانہ مین مشروع ومستحب ہونا ثابت ہی تب بدلالت نص مذکور ورود عبادات متعدیہ کا استحباب
بدرجہ اولی ثابت ہی سیوم استحباب اوس ورد کی ترویج کا اور بناہ کی امر کا ہر خاص وعام کو جہاں
عظمت وفضل وانعام الٰہی کی اور اوسکی روز وقوع کی اور استحباب ورد اوسکی شکرانی مین کسی نافلہ
عبادۃ اللہ کا جیسا شرعًا ویسا عقلًا بھی باطل نہین ہوسکتا اسی کہ یہود ونصاری یا مشرکین نی
اوس انعام وروز انعام کی عظمت پائی اور بتعظیم اوسکی بتعین اوسکی روز عظیم کی ورود شکرانہ یعنی نافلہ
مذکور کا کیا اور خدا نی چاہا ہی تو اس مسلہ کی آیندہ کچھہ اور تھوڑی تفصیل ہوگی پانزدہم بندی کی
مکانین مجلس میلاد شریف بشرح صدر رکھی اوسمین ذکر وفات شریف کا ہو امع آیات الٰہی کی جو
شواہد نبوت متعلق اوسکی اللہ تعالی نی ظاہر فرمائین اور مع دیگر وعظ وپند وتسلی کی جو اوسوقت
وحال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دیئین ہین تو بعد ختم مجلس وہونی خلوت کی مولوی عبد اللہ
فتحپوری شاگرد رشید مولوی سلامت اللہ رحمہا اللہ تعالی نی بندہ سی آہستہ پوچھا کہ مجلس
سرور مین غم کا ذکر کیا ہی بندہ نی التماس کیا کہ یہ سوال اوسی چاہی جو یہ مجلس مقید بقصد سرور

بدنیہ و مالیہ جمع ہوسکتی ہین اور وہ مانع اونکا نہین لہذا ترغیب و تحریص اوس روز کی روزی پر جو غنی
و فقیر ہر شخص ادا کرسکتا ہی کچھہ دلیل منع مجلس مذکور کی نہین جیسا کہ شیخ عبد الحق وغیرہ کی شرح
حدیث یوم دوشنبہ سی ظاہر ہی بلکہ بخاطر اجابت دعوت کی روزہ اوس روز کا چھوڑا جاسکتا ہی
اور اغنیا کو نفل روزی سی جو عبادت غیر متعدیہ ہی اطعام عامہ مومنین و تصدق بر نیازمی و مساکین
و فقرا و ابن سبیل جو نوافل عبادات متعدیہ ہین فاضل تر ہین اور یہ مسئلہ شرع کا اسنجیا کو حالی خاطر ہی
نجلا کا یہان کچھہ ذکر نچاہیی جنکا یہ حال ہی کہ قرآن بر زبان و نان در میان جان اور کچھہ خبر نہین ہوتی
کہ از روی حدیث افضل امور اسلام اطعام اور افشاء سلام ہی چہار دہم مشکوۃ شریف کے
باب صیام التطوع مین ہی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی
وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ مین آئے پس پایا یہودکو
روزہ داران دن عاشورا کا یعنی دسوین تاریخ محرم کا پس فرمایا اونہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نی کیا ہی یہ دن تاریخ ایسا کہ روزہ رکھتی ہو تم اوس دن تاریخ پس کہا یہودی نی یہ دن
تاریخ عظیم ہی بڑا نجات دی ہی اللہ تعالی نی اوسمین موسی علیہ السلام اور اونکی قوم کو اور ڈبویا
فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکھا کی موسی علیہ السلام اس تاریخ شکرانہ کا پس ہم روزہ رکھتی
ہین اوس تاریخ و ماہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نی پس ہم یعنی اہل ملت ابراہیم
حنیفا جو ملت دین موسی اور غیرہ سب انبیا علیہم السلام کا ہی احق اور اولی بموسی ہین تم سی یعنی

خواہ ایک تاریخ ہر ماہ خواہ ایکماہ و تاریخ ہر سال خواہ بدون لزوم و اثبات و اسپر استقامت
دوردی ہو گاہ گاہ کبھی کسی وقت غیر مقرر ہین دوازدہم اس صورت ثانیہ سی صورت اولی احب
و اولی ہی بہدایت احادیث صحیحہ مذکورہ باب القصد فی العمل وغیرہ کی مثل حدیث اَحَبُّ الْاَعْمَالِ
اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا کی دوسترین اعمال یعنی نوافل عبادات بدنیہ و مالیہ کی اللہ تعالی کو دائم ترادنکی ہین
جو بر سبیل دوام و استمرار ایک وقت ورد ہون دیکھی شرح احادیث عبد الرؤف مناوی وغیرہ کی
سیزدہم خصوص اوس روز یا تاریخ فضل آلہی پر جسکا شکرانہ ہی اور جس روز و تاریخ کو یہ فضل
حاصل ہو کہ وہ فضل آلہی اوس روز و تاریخ مین کیتم غیب سی منصۂ شہود مین آیا اور اوس روز دوشنبہ کا
روزہ بر سبیل دوام و استمرار ورد مستحب تر ہی اس نظر سی بھی کہ وہ روز ولادت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا ہو چنانچہ جب آپ سی اوس روز ہی کا سوال ہوا تو فرمایا فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ
اِلَیَّ اوسی مین مولود ہوا مین اور اوسیمین وحی نازل کی گئی مجھ پر اور بعض روایات مین ہے کہ
فِیْہِ اَمُوْتُ اور اوسیمین وفات پاؤنگا مین جو بڑا بشری امر کا وصال و لقا ہی اور فضل یوم ولادت
و وفات صالحین کا اس وجہ سی بعض انبیا علیہم السلام سی ہو ظاہر ہی جو دعا مذکور ہی خود قرآن مین
سَلَامٌ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا سلام ہو جیو مجھ پر اوسدن کہ
مولود ہوا مین اور اوس دن کہ وفات پاؤن اور اوس دن کہ مبعوث ہون زندہ بروز قیامت
و آخرت پھر کیونکر یہ ترغیب و تحریص نہین ہی مسلمانونکو کہ بروز ولادت و وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باہتمام تمام ہدایای سلام و درود اور ثواب بدیجای باہم صدقات کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بہیجین اور بتخصیص اس روز کی عند اللہ احب و دوستر سمجھین اور اس
جمع خیرات اور اسپر اجماع و اجتماع اور ایسی مجلس ذکر اللہ و صلوٰۃ الرسول و دیگر حسنات و خیرات کو
حقیر و ناچیز و بد نکہین بلکہ غنیمت وقت گنین اور چونکہ ساتھہ روز ہی کی اور نوافل عبادات

وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ نہین ہین مومنین کاملین ایسے
پکے پورے ہی مگر وہ لوگ کہ جبھی ذکر کیا جاتا ہی اللہ کا ڈر کی نیو جاتی ہین اونکی دل اللہ سی اور جبھی پڑہی جاتی
ہین اونپر اور ذکر ہوتی ہین اللہ کی آیات یعنی نشانیان کیا آیات قرآن کیا دیگر معجزات و کرامات
شواہد نبوت زیادہ کرتی اور بڑہاتی ہین وہ آیات و نشانیان الٰہی اونکی ایمان چنانچہ کتب احادیث
صحیحہ مثل مشکوۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہی کہ کچھ آیات منجملہ آیات قسم دیگر کی جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی سامنے نقل ہوئین تو آپ نے فرمایا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاٰیَاتِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ
اور وہ مومنین اپنے پروردگار و آفریدگار پر ہی توکل رکہتی ہین نہ کہ غیر اللہ اسباب و اموال و غیرہا
پس وَمِمَّا جیسا صفت مدحیہ مومنین کی قرآن مین ہی کہ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ خرچ
برچ داد و دہش کرتی ہین وہ ہر ایک حال خوشی و فراخی و غمی و تنگی مین بدلیل لام استغراق کی
جو قولہ تعالیٰ اَلسَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مین ہی ویسا آخر مجلس مین حسب استطاعت شیرینی یا کھانی
یا دو تو کی تقسیم ہوتی ہی حاضرین مجلس پر بلکہ بسا غائبین پر بھی جو اغنیا کو ہدیہ ہی موجب
مزید محبت باہم مطلوب شرع بحدیث نبوی تَهَادُوْا تَحَابُّوْا باہم ہدیہ دیو لیو محبت دوستی
باہم بڑہاؤ جس محبت کی ثوابات بسیار ہین دیکھو کتب احادیث اور فقرا کو صدقہ ہی بوجہانیوالا
آتش غضب رب تعالیٰ شانہ کا یہ منطوق حدیث نبوی اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ صدقہ
بوجہاتا ہی آتش غضب رب کو اور جس صدقہ کی مراتب و ثوابات بسیار قرآن و حدیث مین مذکور ہین
یا زدہم بالجملہ شکیون کا ذکر نہین صاحبان یقین و ایمان پر بہدایت آیات و احادیث مذکورہ
وغیرہا کی یہ کچھ حقیقت و ترتیب خیر المجالس میلاد شریف اور قیام بوقت ذکر ولادت کے
اور اونکا خیر و خوف و حسن و مستحب دین محمدی سی ہونا عیان غیر محتاج بیان ہی خواہ ساتھہ اتباع
و استقامت کی اوسپر ہو بسبیل التزام و دوام ورد ایک وقت ہر روز خواہ ایک روز ہر ہفتہ

وعبادۃ اللہ وتقوی القلوب ہی بحکم آیہ کریمہ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ
جو تعظیم کرتا اور دلمین عظمت رکھتا ہی اللہ کی شعائر یعنی نشان و آیات کی تو یہ عظمت تقوی قلوب سے
یعنی باطنی پرہیزگاری سی ہی کہڑی ہو جاتی ہین بحالیکہ جیسا فرمان الٰہی ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا خبردار ای وہ لوگو کہ ایمان لائی یعنی ایمان دار ہو درود بھیجو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام بھیجہ تن و جان او سکی تسلیم ہو کر جو حق تسلیم ہی ویسا فرمان الٰہی باداب تمام
وصفت وثناء مالا کلام بجالاتی ہین اسطرح پر کہ سب کے سب از سر عظمت و تعظیم متواضع و تسلیم کہڑی
ہو کر عرض صلوۃ و سلام کرتی ہین کہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سب تو یکبار
اور انکا مذکر بار بار بتکرار ادا کرتا ہی مشتمم یہ قیام از سر تعظیم و تواضع بحال بجا اور ہی امر مذکورہ بالا
الٰہی کے داخل ہی تحت ظاہر امر الٰہی کی کہ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ کہڑی ہو تم بحالی کی اسمیں نیز یعنی متواضع
وخاشع وخاضع اور بجالانی والی کام کی ہو موافق امر خدا کی کہ عرف شرع مین بھی عبادۃ اللہ کہین
جیسا کہ بیضاوی مین بھی مرقوم ہی پس اگر وہ قیام فرض و واجب نہین تو مستحب و مندوب ضرور ہی
اور داخل نہین تحت بھی اس حدیث شریف کی کہ لَا تَقُوْمُوْا كَالْاَعَاجِمِ تُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
کہڑی ہو تم مثل اعاجم نامسلمانون کی بحالیکہ تعظیم کرتی ہین اونکی بعضی بعض دیگر کی للہ نہین بلکہ
لغیر اللہ یعنی بنظر غناء و جاہ دنیوی کی اور خدا نی چاہا ہی تو زیادہ تفصیل اسکی آیندہ ہو گی ثم بعد عرض
صلوۃ و سلام کی جیسا آداب مجلس کا ہی ویسا سب بیٹھہ جاتی ہین از دیگر معجزات و آیات الٰہی و معراج
نبوی وغیرہ شواہد نبوت کا ذکر کیا جاتا ہی جنکے ذکر سی نفس و عقل سرکش کا اپنا غرور مین اور میرا کا دعوی
برابر خدا کی جو اس دار الغرور دنیا مین ہی بخوبی ٹوٹتا ہی اور ایمان یعنی تصدیق و اقرار صَاحَاءَ بِهِ
النَّبِيُّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جو ایمان باللہ وحدہ و رسولہ و آیاتہ ہی مومنین کی خوبی و نشین و تازہ و کامل
و افزون ہوتا ہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

ونشانیان اور اوس نعمت عظمیٰ اور آیت کبریٰ کی کرامات شواہد نبوت محمدی عقل وحس بندگان کے
باہر ظاہر فرمائیں اور وہ خیر المجالس میلاد شریف مین ذکر کیے جاتی ہین اونکی ذکر و یاد کرنی اور سنی بہی
ضرور ہی کہ وہ عظمت و بزرگی و خوشی و شادمانی و سرور جو واجبی و درست مسلمانون کے دلونمین
سمائی ہی بی اختیار جوش مارتی اور بہیتر باہر تن من سب پر ایسی چہا جاتی ہی اور وہ نعمت ایسی
غنیمت دکہائی دیتی ہی کہ اونکی نظر ایمان اللہ تعالیٰ ہی پر جو منعم اور دینے والا اس نعمت کا اور
اور ظاہر کرنیوالا اوسکی کرامات کا ہی کہل جاتی ہی اور انکا تن من سب اوسی اللہ سی نیو جاتا یعنی
خضوع و خشوع مین آجاتا ہی ششم پھر جب یہہ پیارا کلام اللہ تعالیٰ کا جو بڑی پیار سے
اپنی محبوب و حبیب کے نور کو خطاب ہی لفظی نہین تو معنوی بالضرور اور جنکی آنکھہ کان کیا سارا جی
جان نور ایمان سی منور ہو رہا ہی اونکو بڑا مژدہ جان افزا اور پیارا ہی اظہر یا محمدؐ تب اس کلام
نور دیدہ و دل بخش کی منہہ پر آئی اور سنتی ہی نور پاک محمدی جو آنکھہ کی جوت سی بھی لطیف تر
اور سراسر جلوہ کمال و جمال الٰہی اور یقین و ایمان باللہ وحدہ ہی چشم و گوش ظاہری مین بھی چمک
آتا اور سما جاتا ہی مومن کامل کی جو ناظر بنور اللہ ہی مذکور اس حدیث صحیح کا کہ اتقوا من فراسۃ
المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ یعنی رہو تم فراست سی یعنی سوجھہ بوجھہ سی مومن کامل کی کیونکہ
وہ دیکہتا ہی اللہ کی نور سی اور جو اتنا نہین اوسکی دل و دین مین تو ضرور وہ نور پاک جگجگا آتا ہی
اور اپنی دل و بدن مین کچہہ گرمی اور مزہ تو پاتا ہی اور جو اتنا بھی نہین وہ سقدر تو جانتا مانتا یعنی
ایمان یہ کہتا ہی کہ یہہ وقت و محل ظہور ایسی برکات و رحمات الٰہیہ کا ہی اور جو اتنا بھی نہین اوسکا
ذکر نہین بیفتم لاجرم باقتضاء وقت و حال و مقام کی ہر ایک مسلمان حاضر الایمان کا دل اوسی
کمال و جمال الٰہی سی لگ جاتا اور حاضر ہو جاتا ہی اور بتعظیم اوس نور پاک کی جسی اللہ تعالیٰ نی فرمایا
سراجا منیرا اور وہ نشان و آیت کبریٰ ہی اللہ تعالیٰ کی اور اوسکی تعظیم در اصل و حقیقت تعظیم

یا زبان چرلاوی ہو اور دیکھہ بہال جان بوجھکے آئندہ ہی انجان بنی کا علاج نہین ورنہ ہر کسیکو سوجھتا ہے
کہ خیر المجالس میلاد شریف کی اصل شرعی و عقلی جسی تو وہی مجلس ذکر اللہ و ذکر و صلوات الرسول
باضافہ کہانی کہلانی حامئہ مومنین کو اور صدقات دینی کی بتاما و فقرا و مساکین کو ہی جن دو لفظ
اصل و اضافہ کی خیر و خوبی و حسن شرعی عیان غیر محتاج بیان ہی دوم کفور لئیم کا تو ذکر نہین شکور
کریم تو بھا نیخواہد بھانہ میجو حسب لحکم آیہ کریمہ فَاذْكُرُوا اٰلَاءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یاد و ذکر کرو تم
نعمتین اللہ کی امید ہی یعنی از شریفین امید رکھو کہ فلاح پاؤ گی تقریب انعقاد خیر المجالس مذکور کی
ذکر و شکرانہ ولادت ختم المرسلین و ظہور رحمۃ للعالمین ہو رُوْحِیْ فِدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ جسی بڑہ کر کوئی فضل و دولت و نعمت و آیت و نشان الٰہی اس جہان مین متصور نہین اور جتنی
دولتین دو جہانی اسلام و ایمان باللہ وحدہ یعنی دل سی تصدیق اور زبان سی اقرار مَاجَآءَ بِہِ
النَّبِیُّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ کی اس جہان مین پہلین اور ظاہر ہوئین اوسکی برکت اور دولت سی پہلین
اور ظاہر ہوئین اور اون سب کی یہی اصل الاصول ہی سوم اللہ کی فضل و کرم پر سرور و خوشی
تو حکم قرآن ربانی ہی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا کہہ کہ اللہ تعالی ہی کی فضل
رحمت سی ہی پس اسپر تو فرحت و سرور کرنی رہین لہذا ایمان و دلسی تصدیق اور زبان سی اقرار
مَاجَآءَ بِہِ النَّبِیُّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ جو بڑا فضل آلہی ہی اوسکی شرط بقا و ہین ایک اوس ایمان کی حصول پر
خوش دوم اوسکی زوال سی ڈری رہنا پس چہارم منافق کا ذکر نیجئی کون مسلمان صادق تھا
اور ہی جسکی دلمین اوس نعمت و فضل و آیت آلہی کی یعنی ولادت شخص نبوی جناب رسالت پناہی
عظمت و بزرگی و بڑائی و سرور و خوشی و شکر گذاری نہین سمائی تھی اور نہین سمائی ہی اور وہ
اسی راہ سی اوس فضل آلہی کا ذکر نہین کرتا تھا اور کرنا نہین چاہتا اور اوسکی ذکر یاد کرنی سی اوسکا
دل نہین کہل جاتا تھا اور نہین کہل جاتا پنجم اللہ تعالی نی اپنی کمال فضل و رحمت سی جو اپنی آیات

ایک دوسری کو منادی اور تداعی کرتی یعنی پکارتی ہوئی کہ هَلُمُّوا حَاجَتَكُمْ آؤ لیو اپنی حاجت
آئی اور جمع ہو جاتی ہیں ایسا کہ زمین سی آسمان تک بھر لیتے ہیں اور اللہ تعالی اون اہل مجلس کو
یہان تک کہ اونکی برکت سی اور اونکی طفیل ہیں اوسکو بھی رحمت و مغفرت کر دیتا ہی جو کوئی
کیسا ہی بڑا خطاکار یا رہگذری وہان حاضر و موجود ہوتا اور جا بیٹھتا ہی اور اللہ تعالے
فرماتا ہی هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَىٰ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ وہی ایسی مجلس والی ہین کہ بی نصیب نہین رہتا
اونکی برکت و طفیل سی اونکی پاس بیٹھنی والا اور مطلب اس اخبار نبوی کا ظاہر ہی ترغیب و تحریص
منعقد کرنی پر مجلس ذکر اللہ کی جیسی وقت و جیسی تقریب سے ہو اور اسپر کہ جیسا فرشتی ویسا مومنین بھی
ایسی مجلس کی تالاشی رہین اور جہان کہین مجلس ذکر اللہ جیسی وقت جیسی تقریب سی ہو پاوین اور جانین
وہان ایک دوسری کو تناوی و تداعی کرتی اور پکارتی ہوئی کہ آؤ لیو اپنی حاجت یعنی رحمت و مغفرت
الٰہی حاضر و شریک مجلس ہون اور تمام اہل مجلس کو یہان تک کہ اپنی تئین بھی ببرکت و طفیل سے
اون اصل اہل مجلس کی مورد رحمت و مغفرت الٰہی اعتقاد کرین گو کیسی ہی بڑی گنہ گار یا رہگذری
وہان جا پڑی ہون اور حدیث ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ عنہما مین بھیہ بھی ہی کہ غَشِيَتْهُمُ
وَالرَّحْمَةُ چھا جاتی ہی اون پر رحمت وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ اور نازل ہوتا ہی اونپر سکینہ
جو دلکا آرام و چین ہی حضور دل مع اللہ بر یقین کمال و ازدیاد ایمان وَيَذْكُرُهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ
اور یاد کرتا ہی اللہ تعالی اونہین انمین جو عند اللہ ہین اللہ کی نزدیکی اور سورۂ فتح مین آیت قرآن ہی
وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِهِمْ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ وہی اللہ تعالی ہی جسنے
اوتارا سکینہ بشرح صدر و دلونمین مومنین کی تاکہ بڑہا تی جاوین ایمان ساتھہ اپنی ایمان کی پس
ببرکت و عظمت و بزرگی مجلس ذکر اللہ و صلوات الرسول کی ایسی نہین کہ جسی کوئی مسلمان نمازی اور اوسکا
پاس و لحاظ و ادب نرکھی اور ایسی کسی مجلس کی نسبت اہانت و بیحرمتی و بی ادبی کا کوئی حکم یا کلمہ دلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ فضائل خیر المجالس میلاد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اما بعد ؎ مزہ ایمان کا جو پا گیا ہی ؎ محمد مصطفےٰ کا خاک پا ہی ؎ یہ آئینہ جمال اللہ کا ہی ؎
یہی تبغا جلال اللہ کا ہی ؎ لہذا حسب وعدہ غیر مکذوب جو رسالہ امتیاز سنی از غیر سنی
محررہ چہاردہم رجب المرجب سنہ ۱۳۲۲ بارہ سو بیاسی ہجری قدسی علی صاحبہا الصلوۃ
والسلام مین ہوا کہتا ہی محمد شکر اللہ محب اللّٰہی الہ آبادی عفی عنہ کہ مسلمان سنی جو جانتی ہین
سو جانتی ہین اور جو نہین جانتی وہ دیندار جانکارون سی پوچھہ گچھہ کی جان سکتی ہین اگر مانگتو
توفیق وہدایت الٰہی پر موقوف ہی کہ اول مشکوۃ شریف کی باب ذکر اللہ عزوجل مین ہین احادیث
صحیحہ جنکی رو سی ثابت ہی کہ جیسی مجلس مین اہل مجلس ذکر اللہ نہین کرتی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر درود نہین بھیجتی وہی مجلس اونپر ایسی وبال ہوتی ہی کہ خدا چاہی تو اونہین عذاب کری اور اگر چاہی
تو بخشدی اور جنہین کہین جیسی وقت جیسی تقریب سی کوئی مجلس ذکر اللہ کی قرار وانعقاد پائی اور
ہوتی ہی وہین اللہ کی ایسی فرشتی جو طالب ایسی مجلس کے مقرر اور اوسکی طلب مین گھومتی پھرتی ہین

یا مستحب ہونیکا اعتقاد محدثہ رد و بدعت بد و حرام ہی پس تا مناسب اس طریقہ کذائی و فتوی بغیر علم
و ضلال و اضلال کا جس کی بدون تعریف ثانی محدثہ رد و بدعت بد کسی امر پر ٹھیک نہین آسکتی
کسی دلیل شرعی پر ہو باندہنا کسی توجیہ سی ہو خدا و رسول خدا پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
افترائی کذب ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا پس تا مناسب تصدیق تعریف ثانی
محدثہ رد و بدعت بد کی جو کچھ جملہ امور معروفہ خیر المجالس مولد شریف کی بہ نسبت دعوی
و شہادت و حکم ناجواز ہی وہ خود محدثہ رد و بدعت بد اور فتوی بغیر علم و ضلال و
اضلال ہی اور فتوی جواز و مزید استحباب و ثواب جملہ امور معروفہ خیر المجالس مذکور کا
اور اسکی انعقاد کا بہیئت مجموعی مروجۂ اہل علم و فضل صحیح و درست ہی اور اگر چاہا
خدا کا ہی تو ایک رسالہ علحدہ در باب فضل خیر المجالس مولد شریف تحریر پاتا ہی واللہ
الموفق والہادی محررہٗ چہار دہم رجب المرجب ۱۳۲۲ھ یکہزار و دو صد و ہشتاد و دو
ہجری قدسی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کتبہ محمد شکر اللہ محب الہی الہ آبادی عفی عنہ

اور تقریبات سی جائز اور مستحب اور بدون اونکی ناجائز و غیر مستحب جانتی ہین اور مثل اسکی کہ مستحبات
کو بانضمام یکدیگر موجب مزید استحباب و ثواب اعتقاد کرنا بجا اور روا ہی اور مثل اسکی کہ جو خیرات
و حسنات مطلق بیقید و بند ہین کہ بانضمام چندین مستحبات کی اور بتقریب و خصوصیات وقت
و روز و تاریخ و ماہ بر سبیل دوام ہر روز و ہر ہفتہ و ہر ماہ و ہر سال ہون یا بدون اون
سب کے اونمین خود بہ تخصیص و تعین لگانی کہ بصورت اول ناجائز و حرام و محدثہ رد و بدعت
بد ہی اور در صورت ثانی حسنات و خیرات ہین اور اپنے اس تخصیص و تعین حکم مطلق جواز
و استحباب سی جو صریحاً محدثہ رد و بدعت بد و حرام ہی نظر چرانی اور دیدہ پر دیوار
اوٹھانی کہ بجا آوری حسنات و خیرات مطلقہ کی بتخصیص تقریب و خصوصیات خاصہ
مشروعہ و مستحبہ اور بانضمام یکدیگر تخصیص اونکی حکم مطلق جواز و استحباب کی ہی اور محدثہ رد
و بدعت بد ہی اور کچھ فرق نکرنا کہ بجا آوری و فعل حسنات و خیرات بتقریب و خصوصیات
خاصہ مشروعہ و مستحبہ اور بانضمام یکدیگر اور ہی اور تخصیص اونکی حکم مطلق جواز و استحباب کی
اور ہی اول منجملہ افعال اور دوم منجملہ عقائد سابعا بجز اللہ تعالی کی کوئی عالم الغیب اور
ہمہ دان بتفصیل جزئیات یا کلیات عالات و اقوال و افعال کسی ایک قرن کا اور جملہ امور
ثانیہ از ادلہ شرعیہ کا نہین اور بعد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کسی پر وحی نہین آئی
پس کسیکا ہو کسی امر کی بابت یہ دعوی و شہادت و حکم سراسر جھوٹھ اور افترا بغیر علم
اور ضلال و اضلال ہی کہ یہ امر خصوصا جو اصل سی مستحب ہی اتنی زمانہ دراز قرون
ثلثہ مین جبمین دین اسلام دور دور ملکون اور شہرون مین پھیل گیا تھا اور علماء
دیندار بھی سب جاگہ پھیلی تھی کبھی کسی عالم دیندار سی نہین پایا گیا اور بعد قرون ثلثہ کی
پیدا ہوا ہی اور ادلہ شرعیہ سی ثابت نہین اسکی ساتھہ فرض یا واجب یا سنت موکدہ یا

انہون نے اختلاف کیا اوسی کو اعتبار ورد اور انکی فہم کو غلط اور باقتضای ہوای نفسانی اور من مانے
اون محدثین کی سمجھتے ہین خامسا یہہ تعریف ثانی محدثہ رد ٹھیک نہین آتی مگر ایسی سنت حسنہ پر
جسکی بہ نسبت حدیث مین آیا ہی مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا اور دیکھی شرح ملا علی قاری
رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ کی کہ احیا سی مراد اشاعت و اظہار ہی اور اماتت سی متروک رہنا اور اسمین بھی
شک نہین کہ سنت عام ہی سب کو جو ثابت ایسی قول یا فعل یا تقریر یا خو بو عادت سی ہو جو
منسوب ہے بجناب خود در سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حدیث مین کچھہ قید کسی زمانہ کی
اور تخصیص خواہ مخواہی فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کی نہین ہی پس کسی چیز کی
ثابت ہو مطلق ثبوت اوسکی حسن کا بکتاب یا بسنت یا باثر یا باجماع یا بقیاس کافی ہی واسطے
جواز و استحباب سنت و راہ و رسم جاری اور ظاہر و شائع کرنی اوس چیز کی پس سادسا تعریف
ثانی محدثہ رد ذریعہ ہی سد باب مطلب حدیث من سن سنۃ حسنۃ کا اور ایسی مستحبات شرعیہ کو غیر
مستحب و حرام کہنی اور گردانی کا بغرض شیخ نفس جو نوافل عبادات بدنیہ و مالیہ سی جی چرانا اور
بخل اور امر بالعقل اور منع خیرات و حسنات سی ہی اور یہ ماجرا مشاہد ہی تعریف ثانی محدثہ رد کی
گرالہی والون مین اور اسی اپنی گڑہی تعریف محدثہ رد کو اونہین امور پر جنکا حسن اور از جنس حسنات
و خیرات و نوافل عبادات مالیہ و بدنیہ ہونا عیان غیر محتاج بیان ہی مثل امور معروفہ اور معلومہ
خیر المجالس مولد شریف ختم المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹھیک کرتی اور
انہین محدثات رد و بدعات بد تباتی بلکہ بحد شرک و کفر پہونچاتی ہین بحیلہ و حوالہ اپنی مزعومات
باطلہ کی جو اکثر اہل حسنات و خیرات پر طوفان شیطان ہین مثل اسکی کہ جس خصوصیات مشروعہ
بساتہہ اور تقریبات مشروعہ و مستحبہ سی وہ حسنات و خیرات مروج ہین اُنکی لوگ اونہین خصوصیات

ابتداع بدعت ضلالہ والحاد کی کیا ہی اور بیشک یہ کفر والحاد پیشہ منافقین و کفار کا عین زمان رسالت مین موجود تھا دیکھین تحت آیہ کریمہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ کی بیضاوی مین کیا مقولہ منافقین کا مذکور ہی کون کہہ سکتا ہی کہ بعد قرون ثلثہ کی پیدا ہوا ہی اور باوجود اسکے اگر دین اسلام مین پیدا اور داخل کیا جاوی تو بدعت بد و کفر نہین رابعًا اس تعریف ثانی محدثہ رد و بدعت کی رو سی محدثات رد و بدعات بد نہین ٹھہرتی وہ امور جو اہل بدع و اہوا مثل خوارج و روافض و معتزلہ و غیر ذلک فی بعد قرون ثلثہ کی نہین بلکہ عین زمان قرن اول خلافت رابعہ سی آخر زمان قرون ثلثہ تک مین پیدا اور دین مین داخل کر لی اور انہین کی فہم کج اور اطمینان دور از ایمان کی بموجب وہ امور کوئی کتاب سی کوئی سنت سی کوئی اجماع سی کوئی قیاس سی ثابت ہین حالانکہ وہ امور مخالف ہین اون کلیات و اصول کی جو کتاب و سنت و اثر و اجماع سی دستور علم و عمل صدر اول کی ثابت ہین اور انھین اصول و کلیات کی بہ نسبت حدیث مین آیا ہی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ وَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اور انکی مخالفہ امور کی بہ نسبت آیا ہی مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ وَتِلْکَ الْاَھْوَاءُ وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اور انہین محدثات اور اونکی محدثین اور اور احداث کی بہ نسبت آیا ہی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃَ ضَلَالَۃٍ الحدیث وَمَنْ سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَعَلَیْہِ وِزْرُہٗ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا اور اسی نظر سی اہل سنت و جماعت جو ایک ملت ناجیہ کی لوگ ما انا علیہ و اصحابی کی ہین اور نہین امور مخالفہ اصول و کلیات دستور العمل صدر اول کو گو مستند باولہ شرعیہ کیون جاوین بدع و اہوا اور ان امور مخالفہ کی محدثین بکسر الدال المخففہ کو اہل بدع و اہوا جانتی اور کہتی ہین اور مفسرین و محدثین بکسر الدال المثقلہ نہین جانتی اور باحداث امور مختلفہ جو کچھ

قائم رہکر تعریف محدثہ رد جو شرعًا بدعت ضالہ و بدہی کرسکتا و مان سکتا ہی اسطرح پر کہ بدعت
شرعًا اوس چیز کو کہتی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی پیدا ہووی اور ادلۂ شرعیہ یعنی کتاب یا سنت
یا اجماع یا قیاس سے ثابت نہووی اور اسی دین مین داخل کیا جاوی یعنی فرض یا واجب یا سنت موکدہ
یا مستحب ہونیکا اوسکے ساتھہ اعتقاد کیا جاوی کیونکہ اولًا یہ تعریف ثانی بر خلاف ہی تعریف
مذکورہ بالا کی جو مستنبط ہی منطوقات احادیث مذکورہ صدر سی اور منقول ہی اہل سنت
قرون ثلثہ سی پس یہ تعریف ثانی خود محدثہ رد و بدعت بدہی ثانیًا نہین معلوم ہوتا کہ یہ تعریف ثانی
محدثہ رد و بدعت بدکب کسنی گڑہی اور کس دلیل شرعی سی کس طریق سی نکالی جو اسمین سخن کیا جاوی
ثالثًا یہ تعریف ثانی محدثہ رد و بدعت بدٹھیک نہین آتی ہی ملحدین کی تبدیل احکام اشیا پر یعنی دین مین
فرض کو غیر فرض اور واجب کو غیر واجب اور سنت موکدہ کو غیر سنت موکدہ اور مستحب کو غیر مستحب
اور افعال مباحہ کو غیر مباحہ اور اشیاء حلال کو حرام اور حرام کو حلال اور مکروہ تحریمی اور تنزیہی کو
حرام قطعی بمہ وجوہ اور معصیت کو کفر و شرک اور بالعکس کہنی پر حالانکہ باجماع کافۂ مسلمین وہ ایسی
محدثات رد و بدعات بد ہین جنمین بعضی ہی تو فسق باقی سب کفر ہین مثلًا بنظر کمال عبودیت اور
رسالت کی جتنی معاملات ایمانی و اطاعت و محبت و تعظیم و ذکر جمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ساتھہ ہین وہ سب اللہ کی ساتھہ اور فرض اور عبادت الٰہی اور عین توحید ایمانی ہین اور یہی
اعتقاد ابتداء زمان رسالت سی بموجب کتاب و سنت و اجماع کافۂ مومنین کا چلا آتا ہی ان سب کو
غیر اللہ کی ساتھہ اور عبادت غیر اللہ اور شرک و کفر و معصیت و بدعت بد و حرام بتلانا اور آپکا ذکر
جیسی اللہ تعالی نی بلند و بالا کیا ہی ہم اپنی نزدیک اور ہم ملاء اعلی مین اور ہم دنیا مین اور فرمایا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اس تاکید سی کہ بلند و بالا کیا ہمنی تیرا ہی ذکر تیرا اور اوسکا بلند و بالا کرنا بندون پر
فرض اور پست کرنا حرام ہی اوسکی پست کرنیمین سعی و کوشش کہی بجز تبدیل احکام شرع اور

کہ جس جس پر سوائی فراخی کی جمع اموال و الوان اطعمہ و البسہ وغیرہ حظوظ مباحہ نفسانی ہین
اطلاق بدعت کا کتب احادیث مین آیا ہی وہ سب ضلالت و بدو داخل کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ کی ہی
گو کیسی عبادات بدنیہ اور مالیہ سی ہو یہان تک کہ تراویح بجماعت اول شب مین بھی اور اسکی محدث
و بانی خلیفہ ثانی کو اسکا اقرار تھا کیونکہ خود اوسی نعمت البدعت از سر تبکیت کہا ہی جیسا کافر
متکبر جبار کو دوزخ مین کہا جاویگا ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ اب کہیی کہ یہ محدثین زمانہ
رافضی تبرائی مستوجب سزا ہین یا محدثین اہل سنت و جماعت اور اونکی پیشوا پھر جو اہل سنت
و جماعت کی فی الواقع پیشوا ہین دیکھی محدثہ رد و بدعت ہد کی تعریف کیا فرماتی ہین بیہقی کی
کتاب مناقب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مین ہی کہ مروی ہی امام موصوف سی کہ محدثات
منجملہ امور کی دو قسم ہین ایک قسم وہ محدثہ جو برخلاف ہی کسی کتاب یعنی کسی آیت قرآنی کی یا کسی
سنت کی یا کسی اثر کی یا کسی اجماع کی پس یہی محدثہ رد اور بدعت بد ہی دوسرا قسم وہ محدثہ جو
جنس خیر و عبادات بدنیہ و مالیہ کی ہی جسمین خلاف نہین مذکورات کا پس یہی محدثہ رد و بدعت بد
نہین اور بتحقیق کہا عمر رضی اللہ عنہ نی قیام رمضان مین کہ نعمت البدعۃ اور امام نووی رحمۃ اللہ
علیہ کی شرح مسلم مین ہی کہ فرمایا علمانی کہ بدعت پانچ قسم ہی ایک واجبہ جیسی نظم ادلہ متکلمین کا
واسطی رد کی ملحدین اور مبتدعین پر دوسری مندوبہ جیسی تصنیف کتب علم اور بنا رمدارس
اور جہان سراؤن کی تیسری مباح جیسا فراخی کھانون مین رنگ برنگ کی چوتھی حرام و مکروہ تحریمی
پانچوین مکروہ تنزیہی جو ہر دو قسم ظاہر ہین یعنی بحسب تفاوت مراتب محدثات رد ملحدین اور
فرق اہل بدع و اہوا کی بستر سوائی اہل بدع و اہوا مثل روافض و خوارج و معتزلہ وغیرہ و بہتر فرقے
ضالہ اور ملحدین کی جو دین اسلام مین بحیلہ و حوالہ ادلہ شرعیہ کی اپنی اہوا یعنی من مانیان اور
تبدیل احکام اشیا پیدا اور دین مین احداث کرنا چاہتا ہی کون مذہب اہل سنت و جماعت کو

عن
قولہ تراویح
بجماعت آہ
بخلاف محدثین
زانکہ قول ہی
جہاد عرف
عبد القدوس کان
مولانا فاضلی طیب
ضلع الہ آباد
اس سال مین
جو در بارہ طاق
سنت تراویح
کی کہا ہی اور
جو مین نے
جواب مین کہا
جاسکتا ہی کہ
حوالہ رسالہ
نہین کیا تھا
عفی عنہ

بدعت حسنہ کی ہی فقط جیسا کہ نماز تراویح کا لزوم بجماعت ہی جو جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کئی روز بعد ترک اور برطرف کردی تھے بعذر اور برفع اس عذر کی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے پھر اوسی قائم و جاری کیا اپنی عہد خلافت مین اور کہا نعمت البدعۃ پس عرف
شرع مین اطلاق بدعت کا سنت حسنہ پر آیا ہی جیسا کہ اطلاق لفظ سنت کا بدعت سیئہ پر
بھی آیا ہی اس حدیث مین مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا اور اب جو بول چال عرف عام مین اطلاق لفظ
بدعت کا خاص سیئہ پر اور اطلاق سنت کا خاص حسنہ پر ہو گیا ہی وہی خاص ہونیکا خیال
بول چال اور عرف شرع مین چلانا دور از علم اور موجب غلط کا ہی فہم احکام شرعیہ مین اور
باعث ہی ابتداع بدعات ضالہ کا اور یو ہین سنت نبوی جو منجملہ ادلہ اربعہ کی دلیل حکم ہی
مراد اوس سی وہ قول یا فعل یا تقریر یا خو بو عادت ہی جو منسوب ہو بجناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تقریر وہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کسی کو کچھہ کرتی یا کہتی دیکھا یا جانا اور اس سی نہین روکا اور انکار اور نہی نہین کیا
اور یو ہین اثر صحابہ وہ قول یا فعل یا خو بو عادت ہی جو منسوب ہو بجانب صحابی کے
رضی اللہ عنہ اور وہ بھی حکم سنت نبوی کا رکھتا ہی کسواسطے کہ صحابہ کا قول و فعل محمول ہی
اسی بات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی دیکھا سنا ہی اور جو عرف عام مین
اطلاق سنت کا خاص بفعل نبوی ہو گیا ہی اس سے اطلاق اوسکا قول و تقریر و خو بو پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معدوم اور ممنوع نہین ہو سکتا اور رد سنت قولی کا
اس پندار سی کہ یہ قول بلا عمل ہی جیسا کچھہ جرم اور جس سزا کا موجب ہی ظاہر ہی اور سنی
کہ اس تیرہ صدی کی محدثین تخفیف الدال جو اپنی تئین محدثین بتشدید الدال سمجھو اور کہتی ہین

کہ دین سے نہین جنکو نہین جانتا کہ مخالف ہین یا موافق کلیات مذکورہ بالا کے اور ان کلیات و
اصول کی مخالفہ امور کی صورت احداث فی الدین نہین بجز اونکی کتاب کی بکتاب یا بسنت
یا باجماع پس اسی خلاف و اختلاف کی بہ نسبت حدیث مین آیا ہی کہ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی
اخْتِلَافًا کَثِیْرًا اور فرمایا بعدی جو شامل ہی اون سب محدثات رد کو جو بعد الحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی زمان خلافت رابعہ قرن اول سے آخر قرون ثلثہ تک مین اہل بدع و اہوا خوارج
و روافض وغیرہ نی پیدا اور دین اسلام مین داخل کر لیے اور جو بعد قرون ثلثہ کی داخل کرتے
چلے آتے ہین اور کرتے چلے جاوین پس حدیث مین قید لگانی بعد قرون ثلثہ کی بر خلاف اطلاق
حدیث اوسکی اوپر زیادتی بیجا اور تخصیص و تعین محدث رد و بدعت بد ہی اور واسطے رد و بے
اعتبار رکھنی اختلاف مذکور کی حدیث مین آیا ہی عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
وَمَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ وَاَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ اور بہ نسبت امور مخالفہ کلیات
و اصول دستور علم و عمل صدر اول کے جو بعد الحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا اور دین
اسلام مین احداث ہوئی اور ہو وین فرمایا وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا
وَذٰلِکَ الْاَهْوَاءُ اس حدیث مین کہ سَیَخْرُجُ اَقْوَامٌ تَجَارٰی بِهِمْ تِلْکَ الْاَهْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ
بِصَاحِبِهٖ فَلَا یَبْقٰی عِرْقٌ مِنْهُ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ اور انہین محدثات رد کا کلیہ یا بندہ دیا
کہ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ پس سوای امور مخالفہ دستور العمل صدر اول کو محدثہ رد اور سوای
محدثہ رد کو بدعت بد و ضلالت و داخل اس کلیہ کی کہنا تجاوز ہی حد سے خود کلیہ مذکور
اور ایک حدیث مین آیا ہی مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ
عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یُنْقِصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا اور ملا علی قاری
رحمۃ اللہ علیہ نی اسکی شرح مین کہا کہ بدعت مین قید ضلالت و لا یرضاہا کی واسطے اخراج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ امتیاز سنی از غیر سنی در تعریف بدعۃ ضالہ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اما بعد واضح ہو کہ منجملہ تہتر فرق اسلام کے ایک اہل سنت و جماعت کا ملت ناجیہ ہے جسکی نسبت حدیث مین آیا ہے مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ اور یہ وہ کلیات و اصول حفظ و وفائے عہد اسلام ہین جو بکتاب الٰہی و سنت نبوی و آثار و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کی دستور علم و عمل صدر اول یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ثابت ہین خواہ اونسی ظاہر ہون خواہ خفی کہ بقیاس شرعی ظاہر ہوتی ہون خواہ اونکی ملفوظ ہون خواہ اونسی مستنبط اور انہین کلیات کی مخالفہ امور کی لوگ بہتر ملت اہل بدع و اہوا خوارج و روافض وغیرہ ہین جن امور کی نسبت حدیث مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جسنے احداث و پیدا کیا اس امر دین اسلام مین ہمارے وہ امر جو اس دین سے نہین یعنی مخالف ہے کلیات اصول مذکورہ بالا کے پس وہی محدث یا محدثہ یا احداث کوئی ہو مردود ہے اور پر ظاہر ہے کہ امور موافقہ کلیات و اصول مذکورہ بالا کو کوئی نہین کہہ سکتا کہ دین اسلام سے نہین اور یو ہین اون امور کو بھی نہین کہہ سکتا

Risala Imtiaz Soomie

INDIAN INSTITUTE

به عون صناع مکین و مکا و فضل خلاق زمین و زمان

رسالهٔ امتیاز سنی

مطبع منشی نول کشور میں بطبع مزین مقبول جہان ہوا

Imtiyāz-ē-Sunnī.

16.E.61

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

